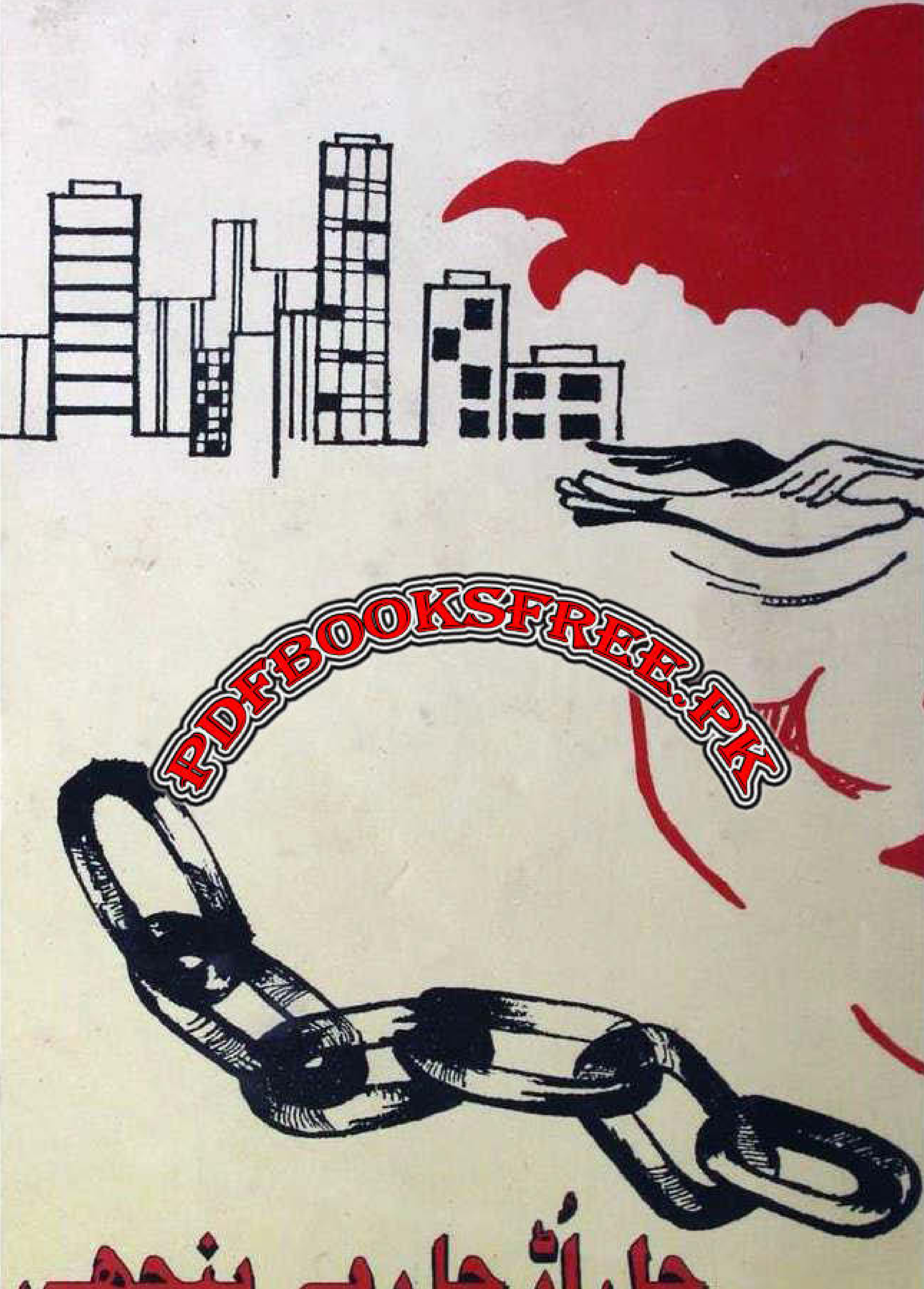
PDFBOOKSFREE.PK

# چل اُڑ جا رے پنچھی

(فُل لینتھ ڈرامہ)

آفتاب حسنین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# چل اُڑ جا رے پنچھی

(طبع زاد طویل عرصہ کا ڈرامہ)

آفتاب حسنین

تکمیل پبلی کیشنز ممبئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کتاب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔

A play by **Aftab Hasnain**

**'CHAL UD JA RE PANCHHI'**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# صفحۂ اوّل

نام اگر ہے آفتاب تمہارا

کام بھی کچھ ہو آفتاب کی طرح

تاکہ زمانہ کہہ نہ سکے

یہ آفتاب برائے نام ہوئے۔

سیّد علی حسنین

(والد آفتاب حسنین)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

© زرینہ آفتاب

نام کتاب : چل اُڑ جا رے پنچھی (فل لینتھ ڈرامہ)
(سنسر رجسٹریشن نمبر DRM-112/91 Mumbai)

ڈرامہ نگار کا نام : آفتاب حسنین

پتہ : ۶۵۔اشوک اپارٹمنٹ، گاندھی گرام مارگ، جوہو ممبئی ۴۰۰۰۴۹
ٹیلی فون۔ 6211975, 6124849

سن اشاعت : دسمبر ۱۹۹۸ء (بار اوّل)

تعداد : ایک ہزار

سرورق : سندیپ سدرشن مشرا

کتابت : ڈائمنڈ گرافکس (اصغر عالم) ممبئی۔۸

طباعت : ادبی پرنٹنگ پریس / بائیکلہ ممبئی۔۱۱

اہتمام : مظہر سلیم

تقسیم کار : مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، ممبئی، دہلی، علی گڑھ۔

تکمیل پبلی کیشنز ۔B/103 میور اپارٹمنٹ نزد سریو سنگیت اسٹینڈ ، نیا نگر، میرا روڈ ، ضلع تھانے۔

کوہ نور فیچرس کالونی ،شانتی نگر، بھیونڈی۔

اس ڈرامے کو اسٹیج کرنے سے قبل ڈرامہ نگار کی تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# انتساب

اُن غریب الوطنوں کے نام ـــــــ

جو پیٹ کی انگیٹھی میں روٹی کا کوئلہ ڈالنے کے لئے بے وطنی کا کرب برداشت کر رہے ہیں۔

**آفتاب حسنین**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# ہدیۂ تشکّر

- ڈاکٹر یامین اختر فاروقی
- شاہد ندیم
- مکیش جادھو
- صابر عمر شیخ
- جاوید جبّار انصاری
- م۔ ناگ
- جاوید صدیقی

اور

- مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# پیش لفظ

'چل اُڑ جارے پنچھی' پردیس میں ملازمت کرنے والے چند پردیسیوں کی زندگی کی ایک جھلک ہے یا یوں کہہ لیں کہ غیر ممالک میں بے وطنی کے احساس میں مبتلا چند پردیسیوں کا کرب انگیز اظہار ہے۔

سعودی عربیہ میں ملازمت کے دوران اپنے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ اس ڈرامے کے ذریعے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ہر وہ شخص جو پردیس میں ملازمت کر چکا ہے یا کر رہا ہے وہ اس ڈرامے کے کرداروں میں اپنے آپ کو ضرور محسوس کرے گا اور ایسا ہونا ہی اس ڈرامے کی کامیابی ہے۔

ساہتیہ کلا پریشد (نئی دہلی) نے اس ڈرامے کی اسکرپٹ پر ۹۰-۱۹۸۹ء میں اس ناچیز کو بہترین ڈرامہ نگار کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۹۹۱ء میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے اس ڈرامے کو کھیلنے کے لئے مالی امداد دی ہے۔ اس کے علاوہ ممبئی کے پرتھوی تھیٹر اور دیگر مقامات پر اس کے متعدد شوز جناب مکیش جادھو کی ہدایت میں ہوئے ہیں۔

اس سے پہلے کہ میں اپنا قلم بند کروں یہ قلم بند کرنا ضروری ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی مالی اعانت شامل ہے اور اگر دیانت داری سے کام لوں تو اس اعانت کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھی۔

**آفتاب حسنین**

۲۴ر نومبر ۱۹۹۸ء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس زمانے میں جب کہ ہندی اور اردو میں ناٹک ہی نہیں ہیں ـــــ ایک کوشش اور وہ بھی نہایت سچائی اور ایمانداری سے ـــــ ایک اہم واقعہ ہے! میں آفتاب حسنین کو ان کی کاوش پر مبارک باد دیتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ہندی/اردو تھیٹر کو ایک مخلص ورکر اور ایک اچھا ڈرامہ نگار مل سکے گا۔"

جاوید صدیقی

۲۴/نومبر ۱۹۹۸ء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# چل اُڑ جا رے پنچھی

(طبع زاد طویل عرصہ کا ڈرامہ)

آفتاب حسنین

## کردار

| | | |
|---|---|---|
| ولیم | : | شری لنکی |
| سدھارتھ | : | ہندوستانی |
| پرویز | : | پاکستانی |
| حیدر | : | ہندوستانی |
| محبوب | : | ہندوستانی |
| عربی | : | سعودی |
| مینا | : | سدھارتھ کی بیوی |
| اصغر | : | پاکستانی |
| رشید | : | پاکستانی |
| موَنگھرٹ | : | تھائی لینڈی |
| حسینہ | : | پرویز کی بیوی |
| ابّو | : | حسینہ کے والد |

اور

جلّاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# پہلا حصّہ

## سین نمبر ۔ ا

(پردہ کھلتا ہے ۔ اسٹیج پر بالکل اندھیرا ہے۔ ہوائی جہاز کے اترنے کا sound effect پھر نسوانی آواز میں announcement پہلے انگریزی میں پھر اردو میں ۔)

بیک گراونڈ :- Saudi Arabian Air Lines announces the arrival of their flight no.SV 747 from Mumbai. All the passengers are welcome to Dhahran airport and are requested to proceed to gate no.5 for immigration and custom clearance. Thank you! (Ting - Tong bell)

بیک گراونڈ :- سعودی عربین ایئر لائنس کی فلائٹ نمبر SV 747 ممبئی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دبئی ان ایئر پورٹ پہنچ گئی ہے۔ ہم تمام مسافروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُن سے گزارش کرتے ہیں کی وہ ایمی گریشن اور کسٹم کلیرینس کے لئے گیٹ نمبر پانچ کی طرف روانہ ہوں۔ شکریہ!

(Ting - Tong bell)

(اسٹیج پر آہستہ آہستہ لائٹ آتی ہے۔ایک معمولی کمرہ۔بیچ میں داخلی دروازہ ہے۔بائیں طرف ایک دروازہ ہے جو کچن ہے اور داہنی طرف باتھ روم کا دروازہ ہے۔ایک کھڑکی ہے جس پر پردہ ہے۔ کھڑکی کے اوپر ایئر کنڈیشن لگا ہے۔ کمرے میں چار سنگل بیڈ ہیں۔ان میں سے تین پر گدا بچھا ہے۔ تکیہ، چادر اور کمبل ہے۔چوتھا بیڈ خالی پڑا ہوا ہے۔ایک الماری ہے۔ کھونٹیوں پر کپڑے لٹکے ہوئے ہیں۔ سامان بکھرا پڑا ہے۔ٹی۔وی، ٹیپ ریکارڈر اور فریج ہے۔ بیک گراونڈ سے کار آکر رکنے اور اس کے دروازے بند ہونے کا sound effect پھر ولیم کی آواز آتی ہے۔ولیم ہاؤس بوائے ہے۔ بلڈنگ اور اس کے تمام کمروں کی صاف صفائی اور دیکھ بھال کے کام پر معمور ہے۔ صرف سنگھالی زبان جانتا ہے اس لئے ٹوٹی پھوٹی انگریزی اور عربی میں بات کرتا ہے۔)

ولیم :- (باہر سے) See مچانگ ...... (سنگھالی زبان میں مچانگ کا مطلب دوست ہوتا ہے)..This our building...We stay here

(داخل ہوتا ہے) Come,this your room.You stay here.

(پلٹ کر دیکھتا ہے، پھر دروازے کے پاس جاکر۔)

No worry , come...... مچانگ Come

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(سدھارتھ داخل ہوتا ہے۔ پھٹے پرانے کپڑے اور ٹوٹی پھوٹی چپل۔
کندھے پر ایئر بیگ ہے۔)

friend...صَدِیق Come man....we all (بیڈ کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے) تَفَضَّل... tafadhal meaning sit....sit sit

(سدھارتھ بیڈ پر بیٹھتا ہے۔)

سدھارتھ :- شکریہ!

ولیم :- See مچانگ friend..... I Sri Lanka, I no hindi.

سدھارتھ :- اچھا اچھا، آپ کو ہندی آتی ہے۔

ولیم :- No..(دونوں ہاتھوں سے نہیں کا اشارہ کرتا ہے).I no hindi.

سدھارتھ :- (سمجھتے ہوئے) Oh....you don't know hindi.

ولیم :- Yes....I کلام سنگھالی، انگلش little and عربی شوي شوي۔

سدھارتھ :- اوہ ! شکریہ ...... means thanks !

ولیم :- مافي تھینکس I you صَدِیق...meaning friend(کہتے کہتے کچن
میں جاتا ہے۔) ...My name William,I house boy
(پانی لا کر سدھارتھ کو دیتا You any problem tell me.
ہے۔) Drink ماء Moa عربی meaning water

سدھارتھ :- Thank You ! (پانی پیتا ہے۔)

ولیم :- This your room.....You stay here.

سدھارتھ :- O.K.

ولیم :- You dress change.....I bring bed for you.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- Bed.......?

ولیم -: Yes......this three bed,three men.Two Indian one Pakistani.They come now. They go work, work..... شغل

سدھارتھ :- Bed no problem...... I sleep down.

ولیم -: Down ? why ? This company bed....O.K. you change...See this bathroom...... (باتھ روم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔) I bring bed.......William there, you no worry.

(ولیم کہتے کہتے باہر چلا جاتا ہے۔ سدھارتھ ایئر بیگ میں سے تولیہ اور صابن نکال کر باتھ روم میں جاتا ہے۔ پرویز، محبوب اور حیدر داخل ہوتے ہیں۔ تینوں کام سے لوٹے ہیں۔ جینس کی پینٹ اور شرٹ پہنے ہوئے ہیں۔ محبوب کے ہاتھ میں ایک بڑا ٹفن کیریئر ہے۔)

پرویز :- یہ اپنا روم کھلا کیسے ہے؟

حیدر :- یہاں یہ ایئر بیگ بھی پڑا ہے!

محبوب :- اور یہ چوتھا بیڈ بھی-----

پرویز :- مطلب کوئی آیا ہوا ہے---- لیکن چابی کہاں سے ملی----؟

محبوب :- شاید ولیم نے کھولا ہوگا، اسی کے پاس ڈپلی کیٹ چابی ہے۔

پرویز :- ہاں-----ہے تو لیکن-----

(سدھارتھ باتھ روم سے باہر آتا ہے۔ تینوں اس کو حیرت سے دیکھتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔)

محبوب :- کون۔۔۔۔۔کون ہیں آپ؟

سدھارتھ :- میں۔۔۔۔سدھارتھ۔۔۔۔

پرویز :- سو تو ٹھیک ہے لیکن یہاں۔۔۔۔۔۔؟

سدھارتھ :- میں آج ہی انڈیا سے آیا ہوں۔

حیدر :- (خوشی سے) انڈیا سے۔۔۔۔۔۔! (پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے ہیں۔) لیکن اس روم میں۔۔۔۔۔؟

سدھارتھ :- میں شاید اسی کمرے میں رہوں گا۔

محبوب :- اس کمرے میں۔۔۔۔۔؟

سدھارتھ :- ہاں۔۔۔وہ ولیم گدا لانے گیا ہے۔

محبوب :- اتنے چھوٹے سے کمرے میں چار آدمی!

حیدر :- تین ہیں وہی زیادہ ہیں۔روز صبح سنڈاس باتھ روم کے لئے جنگ ہوتی ہے۔

پرویز :- ہم بھیڑ بکری نہیں ہیں۔پہلے میں اکیلے رہتا تھا پھر یہ دونوں آئے اور اب یہ چوتھا۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو۔۔۔۔

پرویز :- سو فیصدی اعتراض ہے۔(ایئر بیگ اٹھا کر سدھارتھ کو دیتا ہے۔) تم کسی اور کمرے میں چلے جاؤ۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- لیکن بھائی صاحب۔۔۔۔

پرویز :- یہاں ہم لوگوں کے بیچ پریشان ہو جاؤ گے۔(سدھارتھ کو کمرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے باہر نکال کر پلٹتا ہے۔) جس کو دیکھو اسی کمرے میں گھسا چلا آتا ہے۔ کمرہ نہیں ہوا، تھرڈ کلاس کا کمپارٹمنٹ ہو گیا۔

حیدر :- (جوتے اتارتے ہوئے) یار، یہ بے چارہ کیا کرے گا۔ نیا نیا آیا ہے جہاں بولیں گے رہ جائے گا۔

محبوب :- اپنے کو ہی عربی سے بات کرنی چاہئے۔

پرویز :- عربی سے تو بعد میں نپٹیں گے، پہلے اس سالے ولیم کو تو بلا۔ ایک نمبر کا چمچہ ہے۔۔۔۔

(ولیم داخل ہوتا ہے۔ کندھے پر گدا، چادر اور تکیہ اٹھائے ہوئے ہے۔ اس کے پیچھے سدھارتھ بھی آتا ہے۔)

ولیم :- چمچہ۔۔ You call me spoon (گدّا خالی بیڈ پر رکھتا ہے۔) ۔۔ I know hindi, little little........ I complain boss.

محبوب :- Why you bring this bed ? He no stay here.

ولیم :- Why no.......? Boss order.

پرویز :- ابے تیرے باس کی تو۔۔۔۔

حیدر :- This small room. How four men stay ?

محبوب :- یس ..... وَاجد پرابلم۔

پرویز :- See William......you take him Rasheed room.

ولیم :- No .... Rasheed room five men.

پرویز :- اچھا ہے نا، پانچ اور ایک ملا کر چھ ہو جائیں گے۔

محبوب :- Why you no take your room ? Your room only

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

two men.

ولیم :- I........house boy.

پرویز :- Yes.....you manager this building......You

I tell boss. بکرۃ take him Rasheed room,

ولیم :- No......he shout me.

حیدر :- You no worry.......we speak boss.

ولیم :- O.K. I go tell (کچھ سوچتا ہے) You speak boss.

boss.

پرویز :- O.K. go and tell boss. I no worry.

(ولیم اور سدھارتھ باہر چلے جاتے ہیں۔)

پرویز :- سالا۔۔۔۔۔عربی کی دھمکی دے رہا ہے۔

حیدر :- ابے کہیں اس نے سچ مچ عربی سے شکایت کر دی تو۔۔۔۔

پرویز :- ابھی تُو نے پرویز کے دماغ کو پہچانا نہیں ہے۔

(ولیم سدھارتھ کو کمرے کے اندر دھکیلتا ہے اور خود بھی داخل ہوتا ہے)

پرویز :- (سدھارتھ سے) تو پھر آ گیا؟

سدھارتھ :- بھائی صاحب۔۔۔۔ آپ لوگ میرے لئے پریشان نہ ہوں کیونکہ میں آپ لوگوں کو پریشان نہیں کروں گا۔ ایک کونے میں پڑا رہنے دیں۔

پرویز :- ہر نیا آنے والا یہاں پہلے یہی ڈائیلاگ بولتا ہے۔ میں نے بھی یہی کہا تھا' یہ دونوں بھی یہی بولے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- تو مجھے بھی بول لینے دیجئے۔

پرویز :- نہیں اب یہ ڈائیلاگ بہت گھس چکا ہے۔

ولیم :- See پرویز۔۔۔۔۔he لازم stay here or you
واجد پرابلم

پرویز :- مجھے دھمکاتا ہے۔۔۔۔۔ابے جا' میں کیا عربی سے ڈرتا ہوں۔

(باہر سے عربی کی آواز)

آواز :- ولیم۔۔۔۔۔۔ولیم۔۔۔۔۔۔

(پرویز، محبوب اور حیدر آواز سن کر گھبرا جاتے ہیں اور تینوں مل کر سدھارتھ کا بیڈ ٹھیک کرنے لگتے ہیں۔ عربی داخل ہوتا ہے۔)

سب :- اَلسّلام علیکم!

عربی :- وعلیکم السّلام۔۔۔ ولیم اِیش فی۔۔۔؟ (کیا ہوا؟)

ولیم :- Boss......this three men.......

عربی :- What this three men........problem ?

پرویز :- لارفیق۔۔۔۔۔۔we مدد ولیم۔

محبوب :- Put چادر، گدا۔۔۔ تکیہ۔۔۔۔۔

حیدر :- Yes sir......we help ولیم۔

ولیم :- (تینوں کی حالت دیکھ کر مسکراتا ہے) Yes sir, they help
me put bed.....

عربی :- زَین۔۔good۔۔۔پرویز (سدھارتھ کی طرف اشارہ کر کے)
morning you bring this man office.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- زین۔۔۔۔زین یا رفیق۔

عربی :- محبوب۔۔۔بُکرَۃ اَنتَ رَوح دمام and حیدر ، you come آفس ٹیوب لائٹ مافي شُغَل۔

حیدر :- O.K. boss.

عربی :- (سدھارتھ سے) You آسمک؟

(سدھارتھ کچھ سمجھ نہیں پاتا اور عربی کا مُنہ دیکھتا ہے۔)

محبوب :- (سدھارتھ سے) تیرا نام پوچھ رہا ہے۔

سدھارتھ :- Oh.....my name is Siddharth.

عربی :- سدھار۔۔۔تھ۔۔۔ Any problem tell ویلم۔

سدھارتھ :- O.K.

عربی :- You know driving?

سدھارتھ :- No sir but I.......

عربی :- O.K. O.K. you come office. (پرویز سے)

ن۔۔۔یا۔۔۔آ۔۔۔د۔۔۔می۔۔۔خیا۔۔۔ل۔۔۔

پرویز :- یس سر۔۔۔اب تو یہ ہمارا ہی آدمی ہے۔۔۔دیکھو سدھارتھ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا۔

عربی :- (سدھارتھ سے) جتنا۔۔۔زیا۔۔۔دہ۔۔۔کا۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔رے۔۔۔گا۔۔۔

حیدر :- سر مرے گا نہیں۔۔۔کرے گا، کرے گا۔

عربی :- یس۔۔۔اُت۔۔۔نا۔۔۔پے۔۔۔سا۔۔۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- تھینک یو سر!

عربی :- O.K. I go........

محبوب :- O.K.

عربی :- No O.K. .....I go kitchen. Check, all clean or no.

(عربی کچن میں جاتا ہے۔ ولیم تینوں کو چڑاتا ہے۔)

ولیم :- Why ? Boss come ۔۔۔زَین، وَاجِد زَین، شُشکر اُرفیق۔۔۔۔ عفواُ رفیق ۔۔۔ Yes sir, yes sir. No sir, no sir.

عربی :- (کچن سے باہر آتا ہے۔) What ولیم؟

ولیم :- Nothing sir.....we talk......we talk.

عربی :- O.K. come with me.

ولیم :- Yes sir, I come.

(عربی چلا جاتا ہے۔ ولیم تینوں کو پھر چڑاتا ہے۔)

ولیم :- Now tell,who spoon....? I spoon or you spoon?

پرویز :- ابے تیری تو۔۔۔۔۔ (ھُول دیتا ہے۔)

ولیم :- (چلّا کر) You spoon.....

(باہر بھاگ جاتا ہے۔ تینوں ہنستے ہیں۔)

حیدر :- (پرویز سے) تیرا دماغ تو یہاں مات کھا گیا۔

محبوب :- ہاں۔۔۔ عربی کے سامنے بولتی بند ہو گئی۔

پرویز :- ابے نہیں۔۔۔۔ وہ تمہاری ہندوستانی کہاوت ہے نا، 'مجبوری کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نام مہاتما گاندھی'۔

(تینوں اپنے کپڑے بدلنے لگتے ہیں۔)

سدھارتھ :- سچ مانو تو میں بہت ڈرا ہوا تھا۔ انجان دیش، اجنبی لوگ اور پھر یہ عربی۔ یہاں آنے سے پہلے بہت کچھ سنا تھا یہاں کے بارے میں، مگر یہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بہت خوش ہوں بلکہ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے میں اپنے ہی گھر میں ہوں۔ ہاں۔۔۔۔۔

(ایئر بیگ میں سے ایک المونیم کا ڈبہ نکالتے ہوئے۔) اس خوشی کے موقع پر یہ سُوجی کا حلوہ۔ میری بیوی نے بنا کر دیا ہے۔ مجھے بہت پسند ہے نا ! (محبوب کے پاس جا کر جو اب تک لنگی اور بنیان پہن چکا ہے۔) لو محبوب۔۔۔۔۔ کھاؤ۔

محبوب :- پہلے حیدر کو دے۔

سدھارتھ :- (حیدر کی طرف پلٹ کر۔ اس نے بھی لنگی، بنیان پہنا ہے۔) لو حیدر بھائی۔۔۔۔۔

حیدر :- پہلے پرویز کو دے، میں بعد میں کھالوں گا۔

(سدھارتھ پرویز کے پاس جاتا ہے۔ پرویز نے شلوار قمیض پہنا ہے۔)

سدھارتھ :- لیجئے پرویز بھائی' کھائیے ۔۔۔ آپ اُنگلی چاٹتے رہ جائیں گے۔

(پرویز ہاتھ مار کر ڈبہ گرا دیتا ہے۔)

پرویز :- خبردار۔۔۔۔۔ آئندہ دوستی جتانے کی کوشش مت کرنا۔

(حیدر اور محبوب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ پھر محبوب جھاڑو سے سُوجی کا حلوہ کچرے کی ٹرے میں اٹھاتا ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- دوستی کا ہاتھ تو پہلے آپ نے ہی بڑھایا تھا۔

پرویز :- وہ صرف عربی کو دکھانے کے لئے۔ (محبوب سے کچرے کی ٹرے جس میں سُوجی کا حلوہ ہے لیتا ہے۔) دیکھ، یہ تیرے گھر کی بنی ہوئی چیز ہے لیکن ہمارے لئے محض کوڑا ہے۔ اب ہم اسے کوڑے کی طرح باہر پھینک دیں یا پھر تو اِس کی آخری رسم ادا کرنا چاہے گا۔

(سدھارتھ ڈبہ اور ٹرے لیتا ہے۔)

پرویز :- (حیدر اور محبوب سے) چلو، زبردست بھوک لگی ہے۔ چل کر کھانا کھاتے ہیں۔

(تینوں کچن میں چلے جاتے ہیں۔ سدھارتھ بیڈ پر بیٹھتا ہے۔ روشنی صرف اس پر ہے۔ بیک گراؤنڈ سے اس کی بیوی مینا کی آواز۔)

آواز :- یہ حلوہ اپنے ساتھ لے جایئے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی کھلانا۔ نہ جانے گھر کی بنی چیز کھائے ان کو کتنا عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ وہ بہت خوش ہوں گے۔ آپ کو دُعا دیں گے۔

(سدھارتھ کی سسکیاں)

(آہستہ آہستہ اندھیرا ہوتا ہے۔)

## سین نمبر۔ ۲

(رات کا وقت ہے۔ چاروں اپنے اپنے بیڈ پر سو رہے ہیں۔ روشنی صرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ پر ہے جس کی سسکیاں سنائی دے رہی ہیں پھر یہ سسکیاں رونے میں بدل جاتی ہیں اور وہ بے تحاشہ رونے لگتا ہے۔)

حیدر :- کیا ہوا ؟ اے سدھارتھ، کیا ہوا۔۔۔؟ (لائٹ جلاتا ہے۔)

پرویز :- (بستر پر سے ہی سر اٹھا کر) کیا ہوا۔۔۔۔؟ لائٹ کیوں جلائی ؟

حیدر :- سدھارتھ رو رہا ہے۔

پرویز :- (اٹھ کر بیٹھتا ہے۔) اس کا تو دن رات کا رونا ہے۔ بیوی کی یاد آ رہی ہو گی۔

حیدر :- پرویز......پلیز

پرویز :- کاہے کا پلیز یار۔۔۔۔۔ پندرہ دن سے اس کا رونا دیکھ کر میرا دماغ پک گیا۔ (محبوب کو جا کر اٹھاتا ہے) اٹھ بے۔۔۔۔۔

محبوب :- (ہڑبڑا کر اٹھتا ہے۔) کیا ہوا۔۔۔۔؟ ک۔۔۔۔ کیا ہوا؟

پرویز :- سدھارتھ رو رہا ہے۔

محبوب :- تو میں کیا کروں۔۔۔۔؟ میری نیند کیوں خراب کر دی؟

پرویز :- رات کے دو بجے ہماری نیند جو اس نے خراب کر دی۔ اب صبح پانچ بجے اٹھ کر اس کی بیوی کام پر جائے گی۔

محبوب :- ہاں یار۔۔۔۔۔ ان بیویوں کو سوچنا چاہیئے کہ شوہروں کو صبح پانچ بجے اٹھ کر کام پر جانا ہے اس لئے رات کو پریشان نہیں کریں۔

پرویز :- بیوی سے جان چھڑا کر کراچی سے یہاں سعودیہ آیا تو یہاں بھی بیوی بیوی۔۔۔۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ اس سالے کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- تو کیوں اتنا جذباتی ہو رہا ہے؟

محبوب :- (سدھارتھ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔) اس کا رونا دیکھ کر اس کو اپنی بیوی یاد آ رہی ہے۔ (ہنستا ہے۔)

پرویز :- چل بے۔۔۔۔۔ اب سیدھے سے سو جا۔

محبوب :- (ہنستے ہوئے ہی کہتا ہے۔) اب مجھ کو رونا آ رہا ہے۔

پرویز :- انڈیا میں ہنسنے کو رونا کہتے ہیں؟

حیدر :- کیوں بے۔۔۔۔ تجھ کو رونا کیوں آ رہا ہے؟

محبوب :- تم لوگوں کا حال دیکھ کر۔ اچھا ہے میں شادی کی مصیبت میں نہیں پھنسا۔

پرویز :- نہ جانے کتنی کنواریاں اس کے نام کا رونا رو رہی ہوں گی اور اب بھی کنوارا بنتا ہے۔

محبوب :- سچ ہے نا۔۔۔۔ جب دودھ بازار میں ملتا ہے تو پھر گھر میں بھینس باندھنے کی کیا ضرورت۔۔۔۔؟

پرویز :- اب خاموشی سے سو جا نہیں تو صبح عربی تجھے کنوارا ہی مار ڈالے گا۔ (محبوب سو جاتا ہے۔ پرویز سدھارتھ سے۔) دیکھ۔۔۔۔ تجھ کو رونا ہے نا تو رات بھر خوب رو لیکن ذرا آہستہ۔۔۔۔ (اپنے بستر پر آ کر بیٹھتا ہے۔) مجھ کو سعودیہ میں ابھی پانچ سال اور رہنا ہے، کمانا ہے، کچھ بننا ہے، کچھ کر دکھانا ہے۔۔۔۔

(اندھیرا ہوتا ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# سین نمبر-۳

(صبح کا وقت - بیک گراؤنڈ سے اذان کی آواز۔ حیدر باتھ روم میں سے اپنے بال تولیہ سے سکھاتے ہوئے باہر نکلتا ہے۔ محبوب اور پرویز ایک ساتھ اٹھتے ہیں۔ اپنا بستر ٹھیک کرتے ہیں۔ پرویز تولیہ اور ٹوتھ برش لے کر باتھ روم میں جانا چاہتا ہے لیکن محبوب اس سے پہلے باتھ روم تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ باتھ روم میں داخل ہونا چاہتا ہی ہے کہ پرویز زور سے چیختا ہے۔)

پرویز :- محبوب.....

محبوب :- (گھبرا کر پلٹتا ہے۔) کیا ہوا.....؟

پرویز :- دیکھ ، تیرے بستر پر کیا ہے.....

محبوب :- کیا ہے...؟

پرویز :- دیکھ، تکئے کے نیچے... جھاڑو لے... جھاڑو لے کر مار...(محبوب گھبراہٹ میں بغیر کچھ سوچے سمجھے جھاڑو اٹھا کر اپنے بستر پر مارنا شروع کرتا ہے۔ پرویز موقع دیکھ کر باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔)

محبوب :- ابے پرویز، کیا ہے بستر پر؟

پرویز :- (باتھ روم میں سے) ابے گدّا ہے، تکیہ ہے، چادر ہے اور کیا ہے....

محبوب :- (پرویز کی چال سمجھتے ہوئے۔) ابے تیری تو...(باتھ روم کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازے کے پاس آکر) اے پرویز، جلدی نکل، بہت زور کی لگی ہے۔

حیدر :- کون سا نمبر لگا ہے؟

محبوب :- ایک نمبر۔۔۔۔۔۔

حیدر :- تجھ کو بیس منٹ انتظار کرنا پڑے گا۔

محبوب :- کیوں؟

حیدر :- تجھ کو صرف ایک نمبر کرنا ہے لیکن اس کو ایک نمبر، دو نمبر اور تین نمبر بھی کرنا رہتا ہے۔

محبوب :- تین نمبر؟

حیدر :- ہاں۔۔۔اس کے لئے یہ صرف باتھ روم نہیں، میک اپ روم بھی ہے۔

محبوب :- ہاں۔۔۔اندر ہی ایک نمبر کرے گا' دو نمبر کرے گا' داڑھی بنائے گا' نہائے گا' پاوڈر لگائے گا' تیل لگائے گا۔۔۔۔

حیدر :- ہو گئے نا چھ نمبر تک کام۔

محبوب :- ارے میری طرف سے چھ نہیں ایکسٹھ باسٹھ نمبر تک کرے لیکن میرے فارغ ہونے کے بعد۔۔۔۔۔(باتھ روم کی طرف دیکھ کر۔) جلدی کر پرویز۔۔۔۔

پرویز :- (باتھ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھول کر جھانکتا ہے۔) اے محبوب، کیوں چلّا رہا ہے؟

محبوب :- ارے باہر نکل۔۔۔اب برداشت نہیں ہو رہا ہے۔(دروازہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دھکیل کر باتھ روم میں جانا چاہتا ہے۔)

پرویز :- ابے رُک جا، ابھی کپڑے نہیں پہنے ہیں۔ تولیہ بھول گیا ہوں، ذرا تولیہ تو دینا۔

محبوب :- میں نہیں دیتا۔

پرویز :- پھر ایسے ہی باہر نکل آؤں گا۔

حیدر :- ابے میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے؟

محبوب :- حیدر۔۔۔۔۔اس کو تولیہ دے نا۔

حیدر :- میں کیوں دوں۔۔۔۔۔؟ مجھے تھوڑی زور کی لگی ہے۔

محبوب :- ٹھیک ہے، اگر کمرہ گندہ ہو گیا تو مجھ کو نہیں بولنا۔ (پرویز کے بستر کے پاس جاکر تولیہ ڈھونڈتا ہے۔) ابے پرویز، تولیہ کہاں ہے؟

پرویز :- (کام کے کپڑے پہن کر باتھ روم سے باہر نکلتا ہے۔) تولیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ (پرویز، حیدر کو اشارہ کرتا ہے۔ حیدر محبوب کو چھیڑنے کے لئے باتھ روم میں جانے کی اداکاری کرتا ہے۔ محبوب اس کو پکڑ لیتا ہے۔)

محبوب :- ابے نہیں۔۔۔۔۔اب سچ مچ نکل جائے گی۔۔۔۔۔

حیدر :- ابے جا، جا، میں تو صبح ہی فارغ ہو چکا ہوں۔ (محبوب جلدی سے باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔ ٹیبل پر رکھی الارم گھڑی بج اٹھتی ہے۔ حیدر جاکر الارم بند کرتا ہے۔)

پرویز :- یہ سعودیہ کی زندگی بھی بڑی عجیب زندگی ہے۔ صبح نہاؤ دھوؤ، کام پر جاؤ، سارا دن کولہو کے بیل کی طرح کام کرو، واپس لوٹو تو پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہاؤ دھوؤ، کھانا کھاؤ اور سو جاؤ۔ صبح اٹھ کر پھر وہی چکر۔

حیدر :- صبح پر ایک شعر یاد آیا۔

صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے

عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

پرویز :- ابے ایسے نہیں، یوں کہہ۔

اپنی دوڑ روز الفجر سے دمام ہوتی ہے

چار دنوں کی زندگی یوں ہی تمام ہوتی ہے

حیدر :- یار۔۔۔۔۔ تیرے شعر میں وزن نہیں ہے۔

پرویز :- گلف میں جتنے بھی پردیسی کام کرتے ہیں نا، اُن سب کے دُکھ، ان سب کی تکلیفیں، ان سب کا اکیلا پن، ان سب کے جذبات، احساسات، سب اٹھا کر اس شعر پر رکھ دے۔ اِتنا وزنی شعر بن جائے گا کہ دنیا بھر کے شاعروں سے مل کر بھی اٹھایا نہیں جائے گا۔

محبوب :- (باتھ روم سے نکلتا ہے۔) واہ۔۔۔۔۔ کیا بات کہی ہے! کل سے تو آدھا گھنٹہ نہیں ایک گھنٹہ باتھ روم میں بیٹھا کر لیکن میرے فارغ ہونے کے بعد۔ (پرویز اس کو ہول دیتا ہے۔ وہ کپڑے لے کر پھر باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔)

حیدر :- تُو تو بڑا چھپا رستم نکلا۔ بڑی فلسفیانہ باتیں کر رہا ہے۔

پرویز :- بس یوں ہی، کبھی کبھی کچھ خیال آجاتا ہے۔

حیدر :- دنیا کے جتنے بھی بڑے شاعر، مصنف، لیکھک اور کوی ہیں، سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو باتھ روم میں ہی بڑے بڑے خیال آتے ہیں۔

محبوب :- (باتھ روم میں سے) پونے پانچ ہو گئے ہیں، سدھارتھ کو تو اٹھا دے۔

پرویز :- اس کو دیکھ، باتھ روم میں کون سا خیال آیا۔

حیدر :- (سدھارتھ کو دیکھ کر جو بے خبر سو رہا ہے۔) اِتنا ہلّہ گلّہ ہو رہا ہے پھر بھی نہیں اٹھا۔

پرویز :- اس کو آکر تقریباً ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے۔ آج تک ہنستے نہیں دیکھا۔ میری مان تو آج سونے دے۔ عربی کی ڈانٹ پڑے گی اور تنخواہ کٹے گی تب کہیں عاشقی کا بھوت اترے گا۔

(باہر سے عربی کی آواز)

آواز :- پرویز------پرویز------

پرویز :- شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر۔

(محبوب جلدی سے باتھ روم میں سے نکلتا ہے۔ عربی داخل ہوتا ہے۔)

عربی :- پرویز------

تینوں :- صَباح الخَیر!

عربی :- صَباح النُّور!

پرویز :- یااَخِی اَنتَ صَباح صَباح؟ morning morning ?

عربی :- اَیوَاہ--- Important work. Today you go--- حفَر البَاطِن You get overtime.۔

پرویز :- زَین--- شُکراً یا عربی!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عربی :- (حیدر اور محبوب سے) And you three اَیْنَ سدھار تھ ؟

پرویز :- Sleep sir...... نَوَم ..... No get up

عربی :- نَائِم ؟ ?....what time (سدھار تھ کے بیڈ کے پاس جا کر غصّے سے) سدھار تھ ــــــ

سدھار تھ :- (گھبرا کر اٹھتا ہے۔) sir.......Yes ـــــ السّلام علیکم!

عربی :- وعلیکم ـــــ لَیش نَائِم ؟ ـــــ مَافِي شُغُل اَلیَوم ?No work today.........?

سدھار تھ :- No sir, I work.......

عربی :- This سعودیہ، مافِي انڈیا۔ مافِي شُغُل ، رَوح اَلہِند۔

سدھار تھ :- I am sorry sir !

عربی :- اَیش سَوری ـــــ سَوری کَلَام کُلُّ خَلَاص۔ Get ready, five minutes. Lazy lazy man.

سدھار تھ :- Yes sir I.......

عربی :- No look my face......get ready and come soon. Very lazy.....

(عربی چلا جاتا ہے۔)

حیدر :- چلو یار ـــــ میں تو چلا' آج تو معاملہ گرم ہے۔

پرویز :- آج خط لانے کی باری ولیم کی ہے۔ اسے یاد دلا دے ـــــ

حیدر :- ٹھیک ہے لیکن تم لوگ بھی تو چلو۔

پرویز :- چل ـــــ (دونوں باہر چلے جاتے ہیں۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب :- (سدھارتھ سے) تُو پھر بیٹھ گیا؟ چل اُٹھ، میں جا رہا ہوں، تُو بھی فوراً آ۔

(محبوب چلا جاتا ہے۔ سدھارتھ کچھ سوچتا ہے اور پھر کمبل اوڑھ کر سو جاتا ہے۔ روشنی صرف سدھارتھ کے ایریا میں ہے۔ سدھارتھ خیالوں میں اپنے گھر انڈیا پہنچ جاتا ہے۔ فلیش بیک ۔ صبح کا وقت۔ سدھارتھ کا گھر۔ سدھارتھ سو رہا ہے۔ باہر سے کسی بوڑھے کی آواز، ''مینا بیٹی پانی آ گیا۔'' باہر سے ہی مینا کی آواز: ''آئی چاچا!'')

مینا :- (داخل ہوتی ہے اس کی کمر پر پانی کا ہنڈا ہے۔) اُفوہ! اب تک سو رہے ہیں.... اٹھیے۔ (سدھارتھ کے منہ پر سے کمبل ہٹاتی ہے پھر سامنے کی ونگ سے باہر چلی جاتی ہے۔ پانی کا ہنڈا رکھ کر پھر پلٹتی ہے۔) اب اُٹھ بھی جایئے نہیں تو پانی ڈال دوں گی۔ (مینا اس کے منہ سے کمبل کھینچتی ہے۔ سدھارتھ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔)

سدھارتھ :- ہاتھ مروڑ دوں گا۔

مینا :- (ہاتھ چھڑاتے ہوئے) بڑے آئے ہاتھ مروڑنے والے۔ کھانا کون پکائے گا؟

سدھارتھ :- ہم پکا لیں گے۔

مینا :- ہم پکا لیں گے...... اب اٹھیے بھی۔ (اندر ونگ میں چلی جاتی ہے۔)

سدھارتھ :- اتنی جلدی اُٹھ کر کیا کروں گا؟

مینا :- آئینے میں چہرہ دیکھیے۔ (باہر آتی ہے۔ ہاتھ میں چائے کا کپ ہے۔) داڑھی بڑھ گئی ہے، شیو کر لیجیے اور یہ گرم گرم چائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(باہر سے چاچا کی آواز، "مینا بیٹی ہنڈا ابھر گیا۔")

مینا :- آئی چاچا۔۔۔۔۔(پھر ونگ میں جاتی ہوئی۔) آپ کے نہانے کے لئے گرم پانی رکھ دیا ہے۔ (باہر آتی ہے۔ ہاتھ میں کپڑے ہیں۔) یہ لیجئے آپ کے استری کئے ہوئے کپڑے۔

سدھارتھ :- ابھی رات کو ہی تو تم نے دھوئے تھے کپڑے۔ کیا گیلے کپڑوں پر ہی استری کر دی ؟

مینا :- جی نہیں، ہوا میں ہلا ہلا کر سکھائے ہیں۔

سدھارتھ :- تم سوئیں کتنے بجے؟

مینا :- یہی کوئی ڈیڑھ دو بجے۔

سدھارتھ :- ڈیڑھ دو بجے۔ پانی پانچ بجے آتا ہے مطلب تم چار بجے ہی اٹھ گئیں؟

مینا :- ہاں۔۔۔ آپ کے لیے کھانا تیار کیا، مُنّے کو تیار کیا۔۔۔

سدھارتھ :- تاکہ صبح صبح دوسروں کے گھر کام کرنے کے لیے جا سکو۔ چھوڑ دو یہ کام۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔

مینا :- مجھے بھی کہاں اچھا لگتا ہے۔ بس آپ کو اچھی سی نوکری مل جائے پھر دیکھنا میں رانیوں کی طرح رہوں گی۔

سدھارتھ :- دیکھو، تم یہ کام چھوڑ دو نہیں تو میں کسی ریلوے اسٹیشن پر حمالی کرنے لگوں گا۔

مینا :- آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ آپ پڑھے لکھے ہیں' آپ کو ضرور نوکری مل جائے گی۔ ویسے بھی میں یہ کام ایک دو مہینے ہی کرنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہتی ہوں۔

سدھارتھ :- کیوں؟

مینا :- بارش کے دن ہیں۔ چھت سے پانی ٹپکتا ہے۔ پیسے ملتے ہی سب سے پہلے چھت کی مرمت کرواؤں گی پھر یہ کام چھوڑ دوں گی۔

(بیک گراؤنڈ سے چاچا کی آواز۔)

آواز :- مینا بیٹی ، ہنڈا لے جا۔۔۔۔۔۔

مینا :- آئی چاچا۔۔۔۔۔(باہر چلی جاتی ہے۔)

(فلیش بیک ختم ہوتا ہے۔)

سدھارتھ :- مینا۔۔۔۔چاچا بُلا رہے ہیں۔۔۔۔۔(روشنی تبدیل ہوتی ہے۔) مینا۔۔۔چاچا۔۔۔مینا نہیں ہے۔۔۔۔میں اکیلا ہوں۔۔۔۔میں سعودیہ میں ہوں۔۔۔۔میں کام پر جاؤں گا۔ اپنی مینا اور بچّے کے لئے میں کام پر جاؤں گا۔۔۔۔۔

(کھونٹی پر سے کام کے کپڑے اتارتا ہے۔)

(اندھیرا ہوتا ہے۔)

## سین نمبر۔ ۴

(چاروں ولیم کا انتظار کر رہے ہیں۔ پرویز اور حیدر کھڑکی میں دیکھ رہے ہیں۔ محبوب بے چینی سے چکّر کاٹ رہا ہے۔ سدھارتھ بیڈ پر بیٹھا ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- محبوب بھائی، ولیم خط تو لائے گا نا ؟

محبوب :- ابے ہاں لائے گا۔

سدھارتھ :- آپ نے اسے یاد تو دِلا دیا تھا نا ؟

محبوب :- ہاں۔۔۔۔دیکھ ایسے ہی خط کا ٹینشن ہے، اب تُو اور ٹینشن مت دے۔

پرویز :- (کھڑکی میں دیکھتے ہوئے۔) آگیا۔۔۔۔ولیم آگیا۔۔۔۔اے حیدر، لا دس ریال دے۔

حیدر :- کیوں؟

پرویز :- ابے دے تو سہی۔

حیدر :- دس تو چھٹے نہیں ہیں۔(جیب سے پچاس ریال نکالتا ہے۔) یہ پچاس ریال ہیں۔

پرویز :- پچاس تو اور بھی اچھے ہیں۔(اپنی جیب سے بھی پچاس ریال نکالتا ہے۔) دیکھ، یہ پچاس ریال میرے اور یہ پچاس ریال تیرے۔ ہم دونوں باری باری ایک دو تین گنیں گے۔ جس کے گننے پر ولیم کمرے میں داخل ہوا، یہ سو ریال اس کے۔ چل، پہلے تُو گِن۔

حیدر :- ایک، دو، تین۔

پرویز :- نہیں آیا۔اب میری باری۔۔۔۔ایک، دو، تین۔

حیدر :- نہیں آیا۔۔۔۔ایک، دو، تین۔

پرویز :- ولیم۔۔۔۔ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔

حیدر :- ابے یہ cheating ہے، جلدی جلدی گِن۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- بیچ میں ٹوک کر گنتی بھلا دیا نا۔ اب پھر سے گنوں گا۔ ولیم ایک۔۔ ولیم دو۔۔۔۔۔۔ولیم۔۔۔۔۔۔(ولیم داخل ہوتا ہے۔)

محبوب :- لو شیطان کا نام لیا، شیطان حاضر۔

پرویز :- چل سو میرے ہو گئے۔

حیدر :- یہ غلط ہے۔ تُو نے بے ایمانی کی ہے۔

پرویز :- بے ایمانی نہیں، یہ دماغ کا کمال ہے۔ دیکھ۔۔۔ولیم تیرا خط لایا ہو گا۔

حیدر :- تجھ سے تو بعد میں حساب چکتا کروں گا۔ (ولیم سے) ولیم give letter.

ولیم :- (غصہ سے) I no give ۔۔۔ محبوب call me شیطان۔۔۔ I know شیطان۔۔۔۔۔ I ہندی little little ۔

محبوب :- ولیم، شیطان مطلب angel......angel فرشتہ۔

حیدر :- میرے لئے تو فرشتہ ہی ہے' خطوں کا فرشتہ۔

(کرسی لا کر ولیم کو دیتا ہے۔ ولیم بیٹھتا ہے۔)

حیدر :- لا بے، خط دے۔

ولیم :- What ?

حیدر :- Give letter man.

ولیم :- Y e s ۔۔۔(جیب سے خط نکالتا ہے۔ ہر خط کو محبوب اپنا خط سمجھتا ہے۔) This سدھار تھ ۔۔۔ this حیدر ۔۔۔ and this فرویز۔۔۔۔۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- ابے فرویز نہیں، پرویز بول پرویز۔

ولیم :- Yes same thing.....and now last letter.

(محبوب کی طرف خط بڑھاتا ہے۔ محبوب لینے جاتا ہے۔)

No.... this my letter.

محبوب :- What about my letter ?

ولیم :- You........no letter.

محبوب :- No letter------ابے تو سچ کا شیطان ہے۔

ولیم :- You call me شیطان again.I complain boss.

(محبوب کو مارنے دوڑتا ہے، محبوب بھاگتا ہے۔ ولیم غصے سے بڑبڑاتے ہوئے باہر چلا جاتا ہے۔ سدھارتھ، حیدر اور پرویز، اپنے اپنے بیڈ پر اپنا اپنا خط پڑھ رہے ہیں۔)

محبوب :- تم تینوں بہت لکی ہو یار۔ ہفتے میں ایک آدھ خط آ ہی جاتا ہے۔ مجھے تو پندرہ پندرہ، بیس بیس دن خط کا تھوبڑا تک نہیں دکھتا۔

پرویز :- لاوارث ہے لاوارث، تجھ کو کون خط لکھے گا۔

محبوب :- ہاں یار، لاوارث ہی سمجھ۔ وہ میرا باپ----پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو خط پہ خط، خط پہ خط، خط پہ خط لکھے گا نہیں تو خیریت بھی نہیں پوچھتا۔

حیدر :- اچھا تو اپنی چونچ بند کر اور ہم لوگوں کو خط پڑھنے دے۔

محبوب :- تو پڑھ نا----خط آ گیا تو بھاؤ کھا رہا ہے۔ میں سدھارتھ کا لو لیٹر پڑھتا ہوں۔ کیوں سدھارتھ سب خیریت ہے نا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- ہاں۔۔۔۔۔۔ایک خوش خبری ہے۔

محبوب :- خوش خبری ۔۔۔۔۔۔ خوش خبری تو ذرا ہنس کر بول۔ تُو تو خوش خبری ایسے بول رہا ہے، جیسے خدا نخواستہ پورا خاندان ایک ساتھ مر گیا ہو۔۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے کہیں گیا ہو۔ کیا خوش خبری ہے؟

سدھارتھ :- میرے بھائی کو لڑکا ہوا ہے۔

پرویز :- کیا بولا؟ ذرا پھر سے بول۔

سدھارتھ :- میرے بھائی کو لڑکا ہوا ہے۔

پرویز :- بھائی کو لڑکا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ بھابھی کیا کر رہی تھیں؟

(سب ہنستے ہیں۔)

سدھارتھ :- میرا مطلب بھابھی کو ہی لڑکا ہوا ہے! میں چاچا بن گیا ہوں!

پرویز :- چاچا بن گیا۔ مبارک ہو! پھر بیٹھا کیا ہے، اٹھ، ناچ، گا، خوشیاں منا۔۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- یہاں پردیس میں کیسی خوشی؟ سچی خوشی کا مزہ تو اپنے ملک میں، اپنے دوست، احباب اور سگے سمبندھیوں کے ساتھ ہی آتا ہے۔

پرویز :- میں تو ایک بات جانتا ہوں کہ ہر موقع پر ناچو گاؤ۔ دیکھ، مجھ کو دیکھ، میرے ایجنٹ نے خط بھیجا ہے کہ جو دو ہزار روپے باقی ہیں وہ فوراً بھیج دو۔ دو ہزار کا قرض دار ہوں لیکن ذرا بھی اُداس ہوں۔

محبوب :- سالا بے شرم ہے، کہاں سے اُداس ہو گا۔

پرویز :- دیکھ محبوب زبان سنبھال۔۔۔۔۔۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- چھوڑو یار۔۔۔۔۔ میری بیوی نے بڑا رومانٹک خط لکھا ہے۔

پرویز :- رومانٹک! یار سنا نا، کیا لکھتی ہے؟

حیدر :- لکھتی ہے۔۔۔۔۔

محبوب :- ابے اے۔۔۔۔۔ بیوی کی پرائیویٹ باتیں نہیں سناتے۔

حیدر :- پرائیویٹ نہیں ہے۔ لکھتی ہے۔۔۔۔۔ اے ہے۔ ہے ہے ہے۔۔۔۔

پرویز :- صرف ہائے ہائے لکھتی ہے؟

حیدر :- سن تو سہی۔ لکھتی ہے، 'میری زندگی، میرے سرتاج، جب سے آپ گئے ہیں، مجھ کو رات رات نہیں لگتی۔'

پرویز :- اچھا ہے نا دن ہی دن رہتا ہوگا۔

محبوب :- پھر تو تیرے گھر کا الیکٹرک کا بل بہت کم آتا ہوگا۔

حیدر :- آگے لکھتی ہے، 'جانم، جدائی کے یہ دن کاٹے نہیں کٹتے۔'

پرویز :- کیوں، تیرے گھر میں دھار والی چھُری نہیں ہے؟

محبوب :- لکھ دے، قصائی کے چُھرے سے کاٹو۔

حیدر :- پھر خود کا لکھا ایک شعر لکھتی ہے۔

پرویز :- تیری بیوی شاعری بھی کرتی ہے؟

حیدر :- ہاں شعروں کی ٹانگ توڑتی ہے۔

محبوب :- کیوں، گدھے نہیں ملتے؟

پرویز :- کہاں سے ملیں گے۔۔۔۔۔ تُو اپنے بھائیوں کے ساتھ یہاں جو آگیا ہے۔ ہاں حیدر تُو سنا، کیا لکھتی ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- لکھتی ہے، 'کیسی دنیا، کیسا جہان ہے
آپ کے بنا زندگی ویران ہے۔'

پرویز :- اور اپنی قسمت میں ریگستان ہے۔

محبوب :- اس کی بیوی بڑی نادان ہے۔

پرویز :- کیوں، اتنا اچھا شعر لکھی اور بولتا ہے نادان ہے۔

محبوب :- ابے، اب خط میں یہ سب لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ آدمی سوچ سوچ کر ہی پاگل ہو جائے۔

حیدر :- یہ سب پڑھ کر میں کچھ سوچتا ووچتا نہیں ہوں۔

محبوب :- جبھی رات بھر کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور گھڑی گھڑی باتھ روم بھاگتا ہے۔

پرویز :- یار کچھ بھی بول، اس کی بیوی خط بہت اچھا لکھتی ہے۔

محبوب :- یار، صرف خط ہی اچھا لکھتی ہے یا کھانا بھی اچھا پکاتی ہے۔

حیدر :- دیکھ۔۔۔۔ لگتا ہے اس کو بھوک لگ گئی۔

محبوب :- چلو کھانے، سدھارتھ چٹائی بچھا۔

(حیدر، پرویز اور محبوب اندر کچن میں جاتے ہیں۔ سدھارتھ چٹائی بچھا کر اندر جاتا ہے۔ روشنی صرف چٹائی کے ایریا میں ہے۔ پرویز پتیلی لے کر کچن سے باہر آتا ہے۔ پتیلی چٹائی پر رکھتا ہے پھر جیب سے اپنا خط نکال کر اس پر نظر ڈالتا ہے۔ دروازے پر لائٹ آتی ہے۔ وہاں پرویز کی بیوی حسینہ کھڑی ہے۔)

حسینہ :- تم تو وہاں عیش کر رہے ہو، میری یہاں جان پر بنی ہے۔ روز کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ کوئی قرض دار پیسے مانگنے چلا آتا ہے۔ تمہارے جاتے ہی سُنار چاچا سے میں نے دو کنگن بنوا لئے تھے۔ پانچ ہزار جلدی بھیج دینا اور ہاں وہ تمہارے ایجنٹ دھمکی دے کر گئے ہیں کہ پندرہ روز میں بقایا دو ہزار روپے پہنچ جانے چاہئے۔ خوب گالی گلوچ کر کے گئے ہیں۔ فوراً تین ہزار روپے اَبّو کے لئے بھیج دو، ان کی شیروانی سلوانی ہے۔ ہاں ذرا سنار چاچا کے پیسوں کا بھی خیال رکھنا کیوں کہ مجھ کو ابھی اُن سے چوڑیاں بھی بنوانی ہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔

(دروازے پر کی لائٹ بند ہوتی ہے۔ حسینہ چلی جاتی ہے۔ پرویز اندر کچن میں جاتا ہے۔ حیدر دوسری پتیلی لا کر چٹائی پر رکھتا ہے پھر وہ اپنا خط پڑھتا ہے۔)

حیدر :- آپ کی بہنیں، آپ جو بھی پیسے بھیجتے ہیں وہ دبا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ کہتی ہیں، 'بیکاری کے دنوں میں جو تُو نے اور تیرے شوہر نے ہمارے ٹکڑے توڑے ہیں، وہ کون دے گا؟' میرے تن پر جو کپڑے ہیں وہ پیوند سے بھر گئے ہیں۔ یہ سب لکھنے کا میرا مقصد آپ کی بہنوں کی برائی یا آپ کا دل دُکھانا نہیں ہے۔ بس آج دل بھر آیا تو دل کی بھڑاس نکال دی۔

(حیدر کچن میں جاتا ہے۔ سدھارتھ آ کر اپنا خط پڑھتا ہے۔ دروازے پر پھر لائٹ آتی ہے۔ وہاں مینا کھڑی ہے۔)

مینا :- کل رات بھر خوب بارش ہوئی۔ ساری رات سو نہ سکی۔ آپ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یاد بہت آئی۔ اپنی چھت ٹپکتی ہے، گھر میں پانی بھر گیا تھا۔ پچھلے مہینے آپ نے جو پیسے بھیجے تھے، سوچا سب سے پہلے چھت کی مرمت کرواؤں گی لیکن منّا بیمار پڑ گیا اور۔۔۔ (روتی ہے۔)

(دروازے پر کی لائٹ بند ہوتی ہے۔ مینا چلی جاتی ہے۔ پرویز، محبوب اور حیدر باتیں کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں اور چٹائی پر کھانا کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ سدھارتھ بھی بیٹھتا ہے۔)

پرویز :- ارے پانی نہیں لایا کسی نے، میں لاتا ہوں۔

(روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ پرویز، محبوب اور حیدر اٹھ کر اپنے اپنے بیڈ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ فلیش بیک انڈیا۔ سدھارتھ کا گھر۔ مینا ونگ میں سے داخل ہوتی ہے۔ ہاتھ میں پانی کا گلاس ہے۔)

مینا :- یہ لیجئے پانی۔

سدھارتھ :- تم بھی کھاؤ نا میرے ساتھ۔

مینا :- نہیں، پہلے آپ کھایئے۔

سدھارتھ :- تم میرے ساتھ کھاتی ہو یا نہیں ورنہ میں بھی نہیں کھاؤں گا۔

مینا :- ایسا کیوں کہتے ہیں۔ دیکھئے آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ مجھے منّے کو کھانا کھلانا ہے، گھر کا کام کرنا ہے۔۔۔۔

سدھارتھ :- اسی لئے تو کہتا ہوں کہ پہلے کھانا کھالو پھر گھر کا کام کرتی رہنا۔ چلو کھاؤ۔

مینا :- میری بات سنئے، آپ کو باہر جانا ہے اگر اسی طرح لاڈ پیار کرتے رہے تو کام کی تلاش میں کون جائے گا؟ چلئے کھایئے، میں بعد میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھالوں گی۔ ویسے بھی میں نے مَوسی کو کھانے پر بُلایا ہے، میں اُنہی کے ساتھ کھالوں گی۔

(سدھارتھ ہنڈی کھول کر دیکھتا ہے۔ کھانا بہت کم ہے۔)

سدھارتھ :- تو اس لئے تم بعد میں کھانے کا بہانہ کر رہی ہو؟

مینا :- وہ بات یہ ہے کہ آج گھر میں اتنا ہی اناج تھا اس لئے۔۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- تو بنیئے سے اُدھار لے لیتیں، مگر جانتا ہوں نا، تمہیں اُدھار لینا پسند نہیں۔ اب کل کیا کریں گے؟

مینا :- کل پیسے مل جائیں گے۔

سدھارتھ :- یعنی آج تم بھوکی رہو گی؟

مینا :- بھوکی کیوں، آپ کو کھاتے دیکھ کر میرا پیٹ بھر جائے گا۔

سدھارتھ :- آپ کو کھاتے دیکھ کر میرا پیٹ بھر جائے گا۔۔۔۔۔ چلو کھاؤ میرے ساتھ۔

مینا :- نہیں، ویسے بھی ہم عورتوں کو اُپواس کی عادت ہوتی ہے۔

سدھارتھ :- دیکھو مینا، تم اکیلی بھوکی رہو اس سے تو اچھا ہے ہم دونوں کا پیٹ آدھا آدھا بھرا ہو۔

مینا :- لیکن آپ کو اس چار دیواری کے باہر جا کر محنت کرنی ہے۔

سدھارتھ :- مجھے اس چار دیواری کے باہر جا کر محنت اس لئے کرنی ہے تاکہ یہ چار دیواری سلامت رہے جسے تم سنبھال رہی ہو یعنی جتنی طاقت کی ضرورت مجھے ہے، اتنی ہی تمہیں بھی ہے۔ چلو کھاؤ۔۔۔۔۔ (مینا کھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتی ہے۔) گندی۔۔۔۔ گندی عادت۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلو ہاتھ دھو کر آؤ۔

مینا :- ابھی آئی۔(اندر ونگ میں جاتی ہے۔)

سدھارتھ :- مینا.... بھگوان نے مجھے دولت نہیں دی پھر بھی میں بہت خوش ہوں۔ جانتی ہو کیوں؟

مینا :- کیوں؟ (داخل ہوتی ہے۔)

سدھارتھ :- کیونکہ اس نے مجھے ایک پیار کرنے والی بیوی دی ہے۔

مینا :- سچ۔۔۔۔میں بھی تو قسمت والی ہوں کہ مجھے آپ جیسا پَتی ملا۔

سدھارتھ :- نہیں مینا، ابھی میں وہ پَتی نہیں بن سکا ہوں جسے پَرمیشور کا رُوپ کہتے ہیں۔ شادی کے بعد سے اب تک میں نے تمہیں سِوائے دُکھوں کے، سوائے تکلیفوں کے اور دیا ہی کیا ہے۔

مینا :- سُکھ دُکھ تو جیون کے ساتھ لگے ہیں۔

سدھارتھ :- بس مجھے ایک اچھی سی نوکری مل جائے پھر دیکھنا، میں دنیا کی ساری دولت، ساری خوشیاں، تمہارے دامن میں بھر دوں گا۔

مینا :- میری ساری خوشیاں تو آپ کی بانہوں میں ہیں۔

سدھارتھ :- مینا... (کھڑے ہوتے ہوئے) بھگوان سے پرارتھنا کرو کہ مجھے ایک اچھی سی نوکری مل جائے۔۔۔۔

مینا :- میں تو بھگوان سے دن رات یہی پرارتھنا کرتی ہوں۔

(روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ پرویز، محبوب اور حیدر ہاتھ میں placard لئے بیٹھے ہیں جس سے ان کا چہرہ چھپا ہوا ہے۔ تینوں کے placards پر الگ الگ کمپنی کے نام لکھے ہیں۔ سدھارتھ پہلے حیدر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس جاتا ہے۔)

سدھارتھ :- سَر میں نے application دی تھی۔ میں بی۔ایس سی، فرسٹ کلاس-----

باس(۱)حیدر :- No vacancy.

سدھارتھ :- ? No vacancy (بڑی مایوسی سے محبوب کی طرف پلٹتا ہے۔) سر میں نے وہ کلرک کے لئے application دی تھی۔

باس(۲)محبوب :- کوئی انفلوینس؟

سدھارتھ :- لیکن سر مجھے influence کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو فرسٹ کلاس ڈگری ہولڈر ہوں۔

باس(۲)محبوب :- ایک پیون کی نوکری ہے۔ کروگے؟

سدھارتھ :- نو سر------

باس(۲)محبوب :- Then no vacancy.

(پرویز کی طرف پلٹتا ہے۔)

سدھارتھ :- سر وہ------

باس(۳)پرویز :- ڈھائی سو روپے تنخواہ ملے گی۔

سدھارتھ :- لیکن سر یہ تو بہت کم ہیں

باس(۳)پرویز :- کم ہیں، تو یہاں کیا کر رہے ہو؟ گلف جاؤ۔

سدھارتھ :- وہ سر-----

باس(۳)پرویز :- Out......get out......no vacancy.

باس(۱)حیدر :- نو ویکینسی.......

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باس(۲)محبوب:- نو ویکینسی........

باس(۳)پرویز:- نو ویکینسی........

(نو ویکینسی کی گونج۔لائٹ صرف سدھارتھ پر۔)

سدھارتھ :- نو ویکینسی ۔۔۔۔اور ویکینسی ہو بھی کیسے ؟ ویکینسی اور influence کا تو جیسے جنم جنم کا ساتھ ہے۔ جیسے ہی کوئی پوسٹ vacant ہوتی ہے influence قبضہ جما لیتی ہے۔(لائٹ چینج ہوتی ہے۔سدھارتھ مینا کی طرف پلٹتا ہے۔مینا کھڑی ہوتی ہے۔۔۔)

مینا :- کیا بات ہے؟ آج کچھ زیادہ ہی تھکے ہوئے نظر آ رہے ہیں؟

سدھارتھ :- ہاں مینا، آج زیادہ ہی تھک گیا ہوں۔ہار گیا ہوں اس کرپٹ اور کپٹی سماج سے۔

مینا :- ارے ، اس طرح ہمّت ہارنے سے کام کیسے چلے گا ؟

سدھارتھ :- نہیں مینا، میں ہمّت ہارا نہیں ہوں۔ میں تو لڑوں گا،اس سارے سماج سے،اس ساری دنیا سے لڑوں گا۔

مینا :- یہ ہوئی نہ کچھ بات۔

سدھارتھ :- افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ بی۔ایس سی کا چولا اوڑھے میں در در کی ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہوں۔اس ڈگری کو حاصل کرنے سے تو بہتر تھا کہ میں کے۔جی۔سے گریجویشن تک کا پڑھائی کا خرچ جمع کرتا۔ آج اس قابل تو ہوتا کہ اس پونجی سے اپنا کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر سکتا۔

مینا :- بھگوان پر بھروسہ رکھیئے۔وہ ایک نہ ایک دن ہم پر ضرور مہربان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گا۔ آپکی نوکری کا دروازہ ضرور کھُلے گا۔

سدھارتھ :- نوکری کا دروازہ بھگوان نہیں کھولتا۔ نوکری کا دروازہ تو صرف دولت اور influence کی چابی سے کھُلتا ہے اور وہ چابی میرے پاس نہیں ہے۔

مینا :- یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کے سوچنے کا ڈھنگ ہی الگ ہے۔

سدھارتھ :- سوچنے کا ڈھنگ، ہاں مینا آج میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔

مینا :- فیصلہ؟ کیسا فیصلہ؟

سدھارتھ :- اب میں گلف جاؤں گا۔

مینا :- گلف؟ ملک سے باہر، ہم سے دور، نہیں میں آپ کو نہیں جانے دوں گی۔ آپ کے بِنا مَیں اکیلی کیسے رہوں گی۔؟

سدھارتھ :- تمہارے بِنا تو مَیں بھی اکیلا نہیں رہ سکوں گا۔ دیکھو مینا، میں فطری طور پر بہت بزدل ہوں۔ بہت زیادہ سوچتا ہوں، بہت جلد ہمت ہار جاتا ہوں لیکن جب سنبھلتا ہوں تو ایک نئے جوش کے ساتھ، ایک نئی اُمنگ کے ساتھ، ایک نیا سدھارتھ پیدا ہوتا ہے۔

مینا :- اگر آپ نے فیصلہ کیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا۔

سدھارتھ :- مینا، تمہارا گلاب کی طرح کِھلا ہوا چہرہ، پَت جھڑ کے پھُول کی طرح مُرجھا گیا ہے۔ اپنا بچّہ، بچّہ نہیں ہڈیوں کا ڈھانچہ لگتا ہے۔ تمہارے چہرے کی لالی تمہیں لوَٹانے کے لئے، اپنے بچّے کو گوشت پوست کا جیتا جاگتا انسان بنانے کے لئے، مجھے اپنے دل پر پتھر رکھنا ہی پڑے گا۔ ہمیں یہ دوری برداشت کرنی ہی ہو گی۔ اپنے جذبات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنے احساسات کو دبانا ہی ہوگا۔

(روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ سدھارتھ پلٹتا ہے۔ پرویز، محبوب اور حیدر اب ٹراویل ایجنٹ کے بورڈ لے کر بیٹھے ہیں۔)

باس(۱) :- بیس ہزار۔۔۔۔۔۔

باس(۲) :- پچیس ہزار۔۔۔۔۔۔

باس(۳) :- تیس ہزار۔۔۔۔۔۔

۱،۲،۳ :- تیس ہزار۔۔۔۔۔ تیس ہزار۔۔۔۔۔ تیس ہزار۔۔۔۔۔

(روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ سدھارتھ پر لال روشنی کا دائرہ۔)

سدھارتھ :- کیوں، کیوں اور کیوں؟ سارے ظلم ہم غریبوں پر ہی کیوں؟ کہاں سو رہا ہے ہمارا سماج، کیوں چپ بیٹھی ہے ہماری حکومت؟ یہ ایجنٹ آج نقد اور کل اُدھار کا لیبل اپنے ماتھے پر چپکائے ہم بے بس اور مجبور غریبوں کا خون چُوس رہے ہیں اور نہ جانے کیوں ہمارا سماج، ہماری حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتی، کوئی کارروائی نہیں کرتی۔۔۔ (مینا کی طرف پلٹتے ہوئے) مینا۔۔۔

مینا :- جی آئی۔

سدھارتھ :- گلف جانے کے لئے بھی تیس ہزار روپے چاہیئے۔

مینا :- تیس ہزار؟

سدھارتھ :- ہاں پیسہ... قدم قدم پر پیسہ اگر یہی حال رہا تو ہر سانس کا، دل کی ہر دھڑکن کا پیسہ دینا پڑے گا۔

مینا :- کہاں سے آئیں گے تیس ہزار روپے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- میں نے ان کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ میں غریب آدمی ہوں، اتنا پیسہ نہیں دے سکتا پر وہ نہیں مانے۔ میں نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑے، رویا، گڑگڑایا، اپنی دُکھیاری بیوی اور معصوم بچے کا واسطہ دیا پر وہ پتھر دل ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ آخر میں مینا، مَیں نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ مَیں وہاں سے ڈرافٹ بھیج دوں گا۔ بھگوان کی سوگندھ بھی کھائی لیکن وہ پیسے کے پُجاری بھگوان کے آگے بھی نہیں جُھکے۔

مینا :- ہمت نہیں ہارتے، پیسوں کا انتظام ہو گیا۔

سدھارتھ :- کہاں سے؟

مینا :- یہ چُوڑیاں کب کام آئیں گی؟

سدھارتھ :- نہیں مینا۔۔۔۔۔۔ یہ چُوڑیاں۔۔۔۔۔

مینا :- عورت کے زیور ہوتے ہی ہیں بُرے وقت کے لئے۔

(مینا چُوڑیاں اُتار کر سدھارتھ کو دیتی ہے۔)

(سدھارتھ باس نمبر (۳) کی طرف چوڑیاں لے کر پلٹتا ہے۔)

باس (۳) :- یہ تو کم ہیں۔ تیس ہزار سے ایک پیسہ کم نہیں چلے گا۔

(پھر مینا کی طرف پلٹتا ہے۔)

مینا :- کم ہیں۔ ہاں۔۔۔۔۔۔ یہ منگل سُتر لیجئے۔

سدھارتھ :- نہیں مینا۔

مینا :- آپ سلامت رہیں تو ایسے منگل سُتر بہت بن جائیں گے۔

سدھارتھ :- نہیں مینا، میں یہ منگل سُتر نہیں لوں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مینا :- آپ کو میری قسم، میں ابھی اسے باندھ کر لاتی ہوں۔

(دونوں، آنکھوں میں آنسو لئے کچھ دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔)

سدھارتھ :- مینا۔۔۔۔ میں واپس آؤں گا لیکن اکیلے نہیں، تمہارے لئے ایک خوشیوں بھرا سنسار بھی لے کر آؤں گا۔ ہاں مینا۔

مینا :- میں بھگوان سے یہی پرارتھنا کرتی ہوں کہ آپ جہاں بھی جائیں سُکھی رہیں، خوب نام، خوب عزت، خوب دولت کمائیں۔ اچھا اپنا خیال رکھئے گا۔

(مینا باہر چلی جاتی ہے۔ فلیش بیک ختم۔ روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ چاروں چٹائی پر بیٹھے ہیں۔)

سدھارتھ :- اور اس طرح مَیں یہاں سعودیہ چلا آیا لیکن۔۔۔۔ لیکن میرا یہاں دل نہیں لگتا۔ ہر وقت بیوی اور بچّے کا خیال آتے رہتا ہے۔ مَیں بُزدل ہوں، بُزدل اور مجھ جیسے بُزدل کو اس سنسار میں جینے کا کوئی اَدھیکار نہیں۔۔۔۔ میں نے مینا سے شادی کر کے اور بچے کو جنم دے کر پاپ کیا ہے۔ اے بھگوان، مجھے سب کچھ برداشت کرنے کی ہمّت دے یا پھر مجھے موت دے دے، مجھے موت دے دے، مجھے موت دے دے۔

حیدر :- حوصلہ رکھ سدھارتھ اور یہ کیا؟ تُو نے تو کچھ کھایا ہی نہیں۔ چل کھالے۔

محبوب :- شروع شروع میں ہم لوگوں کا بھی یہی حال تھا لیکن اب دیکھ، ایک سال پورا ہونے آگیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- ایک سال، نہیں محبوب بھائی اتنے دن میں برداشت نہیں کر سکتا۔ (محبوب اس کو نظر انداز کرتا ہے۔ سدھارتھ، حیدر اور پھر پرویز سے۔۔۔) حیدر بھائی مجھے جانا ہے، مجھ پر احسان کرو۔ پرویز بھائی آپ ہی مجھے کسی طرح ممبئی بھیج دیں۔ میں یہاں نہیں رہ سکتا مجھے اپنے بیوی بچّے کی یاد آتی ہے۔ مجھے جانا ہے۔۔۔ میں اب یہاں ایک پل بھی نہیں رہ سکتا۔

پرویز :- (غصّے سے اس کا گریبان پکڑ کر اٹھاتا ہے۔) اور میں تجھے ایک پل یہاں رہنے بھی نہیں دوں گا۔ کل جاتا ہے تو آج جا۔

(دروازے کی طرف دھکیلتا ہے۔ سدھارتھ گر جاتا ہے۔)

محبوب :- پرویز، پرویز۔۔۔۔ ابے کیا ہو گیا تجھے؟ (پرویز کو پکڑتا ہے۔)

حیدر :- پاگل تو نہیں ہو گیا؟ (سدھارتھ کو اٹھاتا ہے۔ وہ رو رہا ہے۔)

پرویز :- اس کا رونا ہم سب کو پاگل کر دے گا۔ چار مہینے سے لگاتار روئے جا رہا ہے۔ جیسے یہ اکیلا ہی اپنے بیوی بچّوں کو چھوڑ کر آیا ہے۔

حیدر :- یار پرویز سنبھلنے میں کچھ وقت تو لگے گا۔

پرویز :- کاہے کا وقت۔ جو چار مہینوں میں نہیں سنبھلا، وہ ساری زندگی نہیں سنبھل سکتا۔

(پھر سدھارتھ کی طرف لپکتا ہے۔ حیدر اس کو روکتا ہے۔)

حیدر :- مارنا نہیں پرویز۔

پرویز :- (حیدر سے) نہیں مارتا۔۔۔ (سدھارتھ سے) دیکھ، یہاں رہنا ہے نا تو مرد بن کر رہ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- (روتے ہوئے) میں کیا کروں پرویز بھائی۔۔۔۔۔۔

پرویز :- روکر مت بول، روکر مت بول نہیں تو ماروں گا۔

حیدر :- نہیں پرویز۔

پرویز :- نہیں مارتا نا یار۔ (سدھارتھ سے) یہ تیرا گھر نہیں، پردیس ہے پردیس۔ (غصے سے کچن میں جاتا ہے۔)

حیدر :- سہی ہے سدھارتھ، تُو تھوڑی ہمت سے تو کام لے۔ تُو یہاں رہے گا، محنت کرے گا، تو تیری ترقی بھی ہو سکتی ہے۔

محبوب :- پھر تو اُپنے بیوی بچے کو بھی یہاں بُلا لینا۔

(پرویز پانی کا گلاس لے کر داخل ہوتا ہے۔)

پرویز :- نہیں.... یہ غلطی بھول کر بھی مت کرنا۔ (پانی کا گلاس سدھارتھ کو دیتا ہے۔) دیکھ، ہم جو ذلت، جو تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں اسے وہ دیکھ بھی نہیں سکیں گے۔ پانی پی۔۔۔

(سدھارتھ پانی پیتا ہے۔)

حیدر :- دیکھ سدھارتھ، ہمارا یہاں صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہئے، پیسہ اور صرف پیسہ۔

سدھارتھ :- ہاں۔۔۔۔ مَیں یہاں پیسہ کمانے کے لئے ہی تو آیا ہوں۔ مَیں کام کروں گا، خوب محنت کروں گا۔ مجھے جمعہ کی چُھٹی بھی نہیں چاہئے۔ مجھے کام کرنا ہے، میری بیوی اور بچے کی خوشی کے لئے، مَیں کام کروں گا۔۔۔۔ مَیں ریگستان میں ہی جا کر رہوں گا۔۔۔۔ اوور ٹائم کروں گا۔۔۔۔ (اندھیرا ہوتا ہے)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# سین نمبر - ۵

(لائٹ آتی ہے۔ محبوب بیٹھا ترکاری کاٹ رہا ہے۔ حیدر اپنے بیڈ پر ناظرین کی طرف پیٹھ کئے بیٹھا ہوا رو رہا ہے۔)

(ولیم کچرے کا ڈبہ لا کر دروازے کے پاس رکھتا ہے۔ حیدر کو روتا دیکھ، محبوب سے پوچھتا ہے۔)

ولیم :- What happen ? Why cry...... (محبوب اس کو اپنے پاس بلا کر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔) نو۔۔ خَلَاص۔۔۔ ڈیوٹی خَلَاص۔

(باہر چلا جاتا ہے۔)

محبوب :- حیدر، کیا ہوا ؟ رو رہا ہے !

حیدر :- (روتے ہوئے) اُڑا لے۔۔۔۔۔ آج اُڑا لے میرا مذاق، کل تُو بھی روئے گا۔

اصغر :- (داخل ہو کر) السّلام علیکم، محبوب بھائی۔

محبوب :- وعلیکم السّلام۔

اصغر :- (حیدر سے) السّلام علیکم حیدر بھائی۔

حیدر :- (روتے ہوئے) وعلیکم السّلام۔

اصغر :- (محبوب سے) اس کو کیا ہوا؟

محبوب :- ادھر آ (اصغر محبوب کے پاس آتا ہے۔) بیٹھ۔ (اصغر بیٹھتا ہے۔) یہ لے ذرا ترکاری کاٹ۔ (چھُری اصغر کے ہاتھ میں دیتا ہے۔)

اصغر :- لیکن یہ رو کیوں رہا ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب :- تُو تر کاری تو کاٹ، میں بتاتا ہوں۔ (اصغر ترکاری کاٹنے لگتا ہے۔) وہ بات یہ ہے کہ ـــــ

رشید :- (داخل ہوتا ہے۔) وعلیکم السّلام بھائی لوگ۔ (ٹیپ ریکارڈر کو دیکھ کر) یہ ٹیپ ریکارڈر پر رونے کی کیسٹ کیوں لگا رکھی ہے؟ (tape) کو بند کرنا چاہتا ہے۔)

حیدر :- (روتے ہوئے) ہاتھ نہیں لگانا میرے ٹیپ کو۔

رشید :- تو یہ تُو رو رہا ہے ـــــ پر تُو رو کیوں رہا ہے؟

حیدر :- (روتے ہوئے) رولوں گا پھر بتاؤں گا کہ کیوں رو رہا ہوں۔

(پرویز داخل ہوتا ہے۔)

پرویز :- چھی، چھی، چھی، یہ تھائی اور فلپینی نہ جانے کیا کیا پکاتے رہتے ہیں؟ ایسی بدبو آتی ہے۔ چھی، چھی۔

رشید :- غلط بات ـــــ کسی کے کھانے کے بارے میں ایسا نہیں کہتے۔

پرویز :- جا ـــــ پھر تُو جا کر اُن کی ہنڈی میں اُن کے ساتھ کھا۔

رشید :- ابے یہ بات نہیں ہے۔ مَیں ـــــ

پرویز :- ٹھہر جا، مَیں تیری دعوت کراتا ہوں۔ (دروازے سے آواز دیتا ہے۔) مَونکھَرٹ ـــــ

(باہر سے مَونکھَرٹ کی آواز۔)

آواز :- یس صدِیق۔

پرویز :- Give party. ـــــ رشید۔

آواز :- No today........I give new year.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- نئے سال کے دن تیری دعوت ہے۔

اصغر :- کُتا کھانے کی۔

(سب ہنستے ہیں۔)

پرویز :- یاد ہے، پچھلے نئے سال پر کُتا مار کر روسٹ کر رہے تھے۔

محبوب :- سنتا ہوں تھائی لینڈ اور فلپین میں بکرے سے زیادہ کُتے کا گوشت مہنگا ہے۔

رشید :- اب بس بھی کر یار۔۔۔۔۔(حیدر زور زور سے روتا ہے۔) کیا بات ہے حیدر؟ ہم کو بتا، ہم کچھ مدد کر سکتے ہیں تو۔۔۔۔۔۔

(حیدر کٹی ہوئی پیاز کی پلیٹ لے کر پلٹتا ہے۔ روتے ہوئے۔۔۔)

حیدر :- یہ پیاز کاٹنا بڑا مشکل کام ہے۔

(سب ہنستے ہیں۔)

رشید :- تیری تو۔۔۔۔۔(سب سے) اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟

(مونکھرٹ آ کر کچرے کے ڈبے میں کچرا اڈالتا ہے۔ سب چھی، چھی کر کے دور بھاگتے ہیں۔)

پرویز :- You Monkhurt.......why throw all کچرا ؟

مونکھرٹ :- Why......? You boss.....you problem ?

پرویز :- Yes problem........this no good.

مونکھرٹ :- Now good ? (اور کچرا پھینکتا ہے۔) No good......O.K.

پرویز :- اے۔۔۔۔یو۔۔۔۔۔(مونکھرٹ سے لڑنے جاتا ہے۔)

مونکھرٹ :- (کراٹے کے انداز میں لڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔) You

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

fight......come......come fight.

محبوب :- (پرویز کوروک کر) جانے دے یار، اس کے منہ مت لگ۔

حیدر :- (مونکھرٹ سے) اے...complain I Monkhurt you boss.

مونکھرٹ :- Go complain.....I my room sit. (چلا جاتا ہے۔)

پرویز :- ولیم کو بلاتے ہیں، صاف کرے گا کچرا۔ (آواز دیتا ہے۔) ولیم۔۔۔۔ولیم۔

ولیم :- (داخل ہوتا ہے) I ?.....Why shout مافي deaf

پرویز :- See all کچرا ۔۔۔۔۔Dirty.......clean

ولیم :- Why ? I Clean.......

پرویز :- You house boy.

ولیم :- This no duty hour..... ڈیوٹی خلاص۔

پرویز :- ڈیوٹی خلاص۔۔۔۔O.K. now see۔۔۔۔ (کچرے کا ڈبہ اٹھا کر پلٹ دیتا ہے۔)

ولیم :- اے۔۔۔۔۔۔Why throw down ?

پرویز :- I throw you clean بکرہ، tomorrow..... duty hour.

ولیم :- (غصے سے) I complain boss (چلا جاتا ہے۔)

حیدر :- بھڑک گیا۔

پرویز :- یار محبوب، کچرا صاف کردے نا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب :- یہ اچھی رہی، کچرا پھینکے تُو اور اٹھاؤں مَیں۔

پرویز :- یار، تو مُیرا یار ہے نا۔

محبوب :- یار کا پیار ہی تو میرے سر پر سوار ہے نہیں تو تجھ میں رکھا کیا ہے۔

پرویز :- واہ ! کیا بات ہے! چل اسی بات پر صاف کردے۔

(محبوب جھاڑو لے کر کچرا صاف کرتا ہے۔)

حیدر :- (پرویز سے) آج تُو کام پر کیوں نہیں آیا؟

پرویز :- دل نہیں چاہا اس لئے چھُٹّی کر دی۔

حیدر :- چھُٹّی کر دی؟ یہاں اپنی مرضی تھوڑی چلتی ہے۔

پرویز :- اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔۔غلام ہیں ان کے؟

حیدر :- غلام ہی تو ہیں۔ موڈرن غلام۔ پہلے خریدے ہوئے غلام ہوا کرتے تھے۔ غلام کا بیٹا بھی غلام۔ دَور بدلا، انسانیت جاگی۔ غلاموں کا رواج ختم ہوا۔ مَیں اپنے بارے میں سوچتا ہوں تو لگتا ہے غلامی ختم نہیں ہوئی ہے۔ آج بھی نئے انداز میں وہی چیز ہے۔ موڈرن غلامی۔ ہم یہاں ایک قیدی کی طرح ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنے ملک، اپنے گھر بھی اپنی مرضی سے نہیں جاسکتے۔ یہ غلامی نہیں تو اور کیا ہے؟

رشید :- یہاں اچھے سے اچھا کھا رہا ہے، پی رہا ہے، عیش و آرام کی زندگی کے ساتھ پیسے بھی مل رہے ہیں اور تجھ کو کیا چاہیے ؟

حیدر :- سونے کا نوالہ کھلاؤ، امرت پلاؤ۔ قید تو آخر قید ہے چاہے سونے کے پنجرے میں ہی کیوں نہ ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- (بیزاری سے) چل یار، بند کر یہ سب ---- (محبوب سے) گانا لگا، اس کی باتوں نے بور کر دیا۔ (محبوب ٹیپ چلاتا ہے۔ فلم 'مقدّر کا سکندر' کا گانا، 'تیرے بِنا بھی کیا جینا' بجتا ہے۔)

محبوب :- کیا زبردست گانا ہے یار۔ (گاتا ہے۔) تیرے بِنا بھی کیا جینا---

اصغر :- کیوں گلا پھاڑ رہا ہے یار۔

رشید :- سعودیہ کے سارے گدھے یہاں جمع ہو جائیں گے۔

پرویز :- ہاں دیکھ.... (اصغر اور رشید کی طرف اشارہ کر کے) دو تو پہلے سے ہی آ بیٹھے ہیں۔

رشید :- اے پرویز-----

پرویز :- یار یہ گانا میرے لئے فٹ ہے، 'حسینہ تیرے بِنا بھی کیا جینا---'

اصغر :- یہ حسینہ کہاں سے ٹپکی؟

پرویز :- میری بیوی کا نام ہے۔ کبھی کراچی آنا تو دیکھ لینا کہ کتنی حسین ہے۔

رشید :- ہمارے پاکستان کی نورُ جہاں اور انڈیا کی لتا منگیشکر دونوں ٹکّر کی ہیں۔

حیدر :- کہاں نور جہاں اور لتا کا مقابلہ کر رہا ہے۔

محبوب :- کوئی سیکنڈ بھی ایسا نہیں ہوتا ہو گا جب دنیا کے کسی نہ کسی حصّے میں لتا کی آواز نہیں بج رہی ہو۔

حیدر :- کچھ بھی بول، لتا ہے بڑی قسمت والی۔

محبوب :- خدا نے سونے کا چمّچ منہ میں دے کر پیدا کیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(لتا کا گانا ختم ہوتا ہے۔ محمد رفیع کا گانا بجتا ہے۔)

پرویز :- واہ ---! رفیع صاحب---

رشید :- رفیع پاکستانی تھا۔

حیدر :- کیا بولا-----؟ پھر سے بول۔

رشید :- رفیع پاکستانی تھا۔

حیدر :- ہر اچھی چیز کو فوراً پاکستان کا لیبل لگا دیتا ہے۔ رفیع انڈین تھا انڈین۔

رشید :- نہیں یار-----رفیع پاکستانی تھا اور نور جہاں انڈین۔ پارٹیشن کے وقت ہم نے رفیع انڈیا کو دیا اور بدلے میں نور جہاں کو لیا۔

حیدر :- اچھا ہوا شاہ جہاں کو نہیں مانگا ورنہ تاج محل بھی لے جانے کی سوچتے۔

محبوب :- اور پھر بین الاقوامی مسئلہ کھڑا ہو جاتا کہ تاج محل کو آگرہ سے اسلام آباد کیسے شفٹ کیا جائے۔

پرویز :- میری تاج محل دیکھنے کی بڑی تمنا ہے۔ سنتا ہوں تاج محل دیکھنے کا صحیح مزہ چاندنی رات میں ہے۔ خاص کر چودھویں کے چاند والی رات تو لوگوں کی نظریں تاج محل پر سے نہیں ہٹتیں۔

رشید :- میری بھی ایک بار انڈیا آنے کی خواہش ہے۔

پرویز :- چل جب انڈیا جائیں گے تب دیکھیں گے تاج! فی الحال چائے پینے کا موڈ ہے۔ اے محبوب، تھرماس میں سے چائے لے کر آنا۔

محبوب :- اچھی نوابی ہے۔ میں نہیں لاتا چائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- وہ کچھ دیر پہلے تُو نے کیا کہا تھا کہ یار کا پیار ہی تو سر پر سوار ہے------

محبوب :- باپ میرے------چائے لے کر آتا ہوں۔

(کچن میں جاتا ہے۔)

حیدر :- میری چادر سوکھ گئی ہوگی۔میں ٹیرس پر سے چادر لے کر آتا ہوں۔ (باہر چلا جاتا ہے۔)

پرویز :- اے رشید-----ادھر آ۔

رشید :- (پرویز کے قریب آکر) کیا ہے؟

پرویز :- تیرے پاس پچاس ریال ہیں؟

رشید :- ہیں-----کیوں؟

پرویز :- نکال، جلدی نکال۔(رشید جیب سے پچاس ریال نکالتا ہے۔) دیکھ یہ پچاس ریال تیرے اور یہ پچاس ریال میرے۔ہم دونوں باری باری ایک دو تین گنیں گے جس کے گنتے وقت حیدر کمرے میں آیا----

(حیدر چادر لے کر تیزی سے اندر آتا ہے۔اسی وقت محبوب چائے کا کپ لے کر کچن سے نکلتا ہے۔ دونوں ٹکرا جاتے ہیں اور چائے چادر پر اُلٹ جاتی ہے۔دونوں لڑتے ہیں۔باقی لوگ چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔)

حیدر :- کیوں بے ، دکھائی نہیں دیتا-----انڈیا ہوتا تو دکھا دیتا۔

محبوب :- انڈیا-سعودیہ کیا کرتا ہے،دم ہے تو آنا۔شرٹ پکڑ-----

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(شرٹ اُتار کر رشید کو دیتا ہے۔)

حیدر :- ابے جا بے سالے۔

محبوب :- دیکھ، سالا نہیں بولنا، گالی مت دینا۔ گھڑی پکڑ....

(گھڑی اتار کر رشید کو دیتا ہے۔)

حیدر :- کیا کرلے گا تو؟

محبوب :- میں شُورطہ خانے میں کمپلینٹ کروں گا۔

حیدر :- شُورطہ کی دھمکی دیتا ہے۔ پولیس کی دھمکی دیتا ہے۔

پرویز :- کیا ہوا یار؟

ولیم :- (داخل ہوتا ہے۔) What happen ---- ? Fighting

محبوب :- اس سے بول دے، روم میں رہنا ہے تو ٹھیک سے رہے۔

حیدر :- تیرا روم ہے کیا؟

محبوب :- دیکھ.....اے دیکھ....

پرویز :- ارے پر ہوا کیا؟

حیدر :- یار میں چادر دھو کر لایا، تو اس نے چائے اُنڈیل دی اس پر۔

محبوب :- میں نے جان بوجھ کر نہیں اُنڈیلی ہے۔

حیدر :- ہاں، جان بوجھ کر اُنڈیلی ہے۔

محبوب :- ہاں، جان بوجھ کر اُنڈیلی ہے۔ کیا کرلے گا...؟

ولیم :- مَارِش.....مَارِش رفیق۔

حیدر :- ابے کا ہے کا مَارِش۔ اس سے بول، اپنے سے آج سے بات نہیں کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب :- کون مر رہا ہے۔

حیدر :- میری کوئی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگانا۔

محبوب :- تھوکوں گا بھی نہیں۔

حیدر :- میرے ٹیپ ریکارڈر کو بھی چھونا نہیں۔ دن بھر بجاتے رہتا ہے۔ جیسے باپ کا مال ہے۔

محبوب :- اے ... باپ کا نام نہیں لینا.... نہیں تو....

پرویز :- مالش یار... تم لوگ ایسے لڑو گے تو کیسے چلے گا؟ سب اپنی کتنی تعریف کرتے ہیں کہ چاروں کیسے مِل جُل کر پیار محبّت سے رہتے ہیں۔ جب لوگوں کو پتا چلے گا اور پتا چلنا کیا ہے۔ یہ ولیم، سالا پروپگنڈہ سیکریٹری، ابھی پوری بلڈنگ میں خبر پہنچ جائے گی۔

ولیم :- What meaning ...... propaganda ?

(باہر سے عربی کی آواز آتی ہے۔)

آواز :- پرویز.....

(آواز سن کر پرویز گھبراتا ہے اور حیدر، محبوب کے کاندھوں کا سہارا لے کر جھول جاتا ہے۔ پیٹ میں درد کی اداکاری کرتا ہے)

عربی :- پرویز... (داخل ہوتا ہے۔) فَین پرویز... (پرویز کو دیکھ کر) لیش اَنتَ مافي شُغَل اَلیُوم ؟ Why no work today?

پرویز :- یااللہ... مر گیا۔ (حیدر سے) پلنگ پر لِٹا....

محبوب :- ابھی تو ٹھیک تھا، اچانک کیا ہو گیا اِس کو؟

(حیدر، محبوب کو چٹکی بھرتا ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- وَاجد مَرِیض....

محبوب :- (سمجھتے ہوئے۔) ...Yes sir وَاجِد مَرِیض.Too much ill

عربی :- اَیش فِي ؟

محبوب :- اَیش فِي....؟پیٹ خَربانُ۔

عربی :- پیٹ؟وہاٹ پیٹ؟

اصغر :- بَطَن....بَطَن خَربانْ۔

محبوب :- Came room ...... fell down.

پرویز :- آہ.....مر گیا.....

عربی :- پرویز....اَیش تکلیف ،فَیْن تکلیف؟

پرویز :- ہائے.....ہائے......

حیدر :- Sir .... I think appendix.

عربی :- .... Appendix..... no مَافِي ، مَافِي ۔

محبوب :- May be kidney trouble.

عربی :- اوہ نو .....(عربی پلٹ کر ولیم سے بات کرتا ہے۔ پرویز اٹھ کر پیچھے سے اس کو چڑاتا ہے۔ اتنے میں عربی پلٹتا ہے۔ گھبرا کر پرویز پلٹتا ہے اور محبوب سے ٹکرا جاتا ہے۔ محبوب پرویز کے بستر پر گر جاتا ہے اور پرویز حیدر کے بستر پر لیٹتا ہے)

عربی :- پرویز....(محبوب کو دیکھ کر) Now you مَرِیض؟

حیدر :- نو سر (پرویز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔) ھٰذا مَرِیض.... تڑپنگ ... تڑپ اِدھر ، تڑپ اُدھر ... بستر اُلٹ پلٹ ، اِدھر اُدھر ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تکلیف... وَاجِد تکلیف۔

عربی :- May be وَاجِد تکلیف .... رَوح المُسْتَشفیٰ Take him hospital.

پرویز :- ہاسپٹل.... بچاؤ۔

عربی :- حَامِي حَامِي، اِمکِن عَمَلیہَ.... آپریشن.... بَعدَین مُشکِلہ، trouble.... وَاجِد خَسَارۃ !

حیدر :- سالے کو اپنی پڑی ہے۔

عربی :- اَیش کلام حیدر؟

حیدر :- No --- we take him hospital.

عربی :- اَیوَاہ..... I also come hospital

پرویز :- مر گیا..... حیدر کچھ کر۔

حیدر :- Sir you no come ---

عربی :- Why ?

محبوب :- اَنتَ تکلیف...trouble...اَنَا لِھِن رَوح۔

عربی :- اَیوَاہ، حَامِي رَوح۔ .Take this hundred rial

(سو ریال دیتا ہے۔)

حیدر :- Hundred ریال! (سو ریال لیتے ہوئے...) شُکراً، شُکراً یا سَیّدِي !

عربی :- اَنَا رَوح.... (جانے لگتا ہے پھر دروازہ پر پلٹ کر۔) اَیوَاہ اِمکِن ھٰذا وَاجِد مَرِیض بَعدَین بُکرَۃ مَافِي شُغَل۔ Rest,rest tomorrow.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- شکراً، شکراً رفیق !

عربی :- Take care..... I go.

(عربی چلا جاتا ہے۔)

حیدر :- وہ مارا.... چلو اب اس پیسے سے عیش کرتے ہیں... سَو ریال کی پارٹی۔

ولیم :- My share also, hundred rial, or I complain boss. کُل غلط۔

حیدر :- ابے ہاں۔ Go dress change, we go Azizya beach.... today party.

ولیم :- O.K. I come.... (چلا جاتا ہے۔)

پرویز :- اے حیدر... کیسی پارٹی؟ شادی ہے کیا میری؟

حیدر :- کیا مطلب؟

پرویز :- کون دے رہا ہے پارٹی؟

محبوب :- ارے اس سَو ریال کی پارٹی۔

پرویز :- سَو ریال کی پارٹی؟ دماغ تو ٹھکانے پر ہے تم لوگوں کا؟ (حیدر کے ہاتھ سے سَو ریال لیتے ہوئے۔) یہ سَو ریال میرے ہیں۔

حیدر :- صرف تیرے ہیں...؟ ابے اے پرویز....

پرویز :- اپنی چالاکی سے اینٹھے ہیں عربی سے۔

محبوب :- تو نے اینٹھے ہیں؟ زیادہ چالاک مت بن۔ یہ پیسے ہم سب کے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- یار پرویز.... ہم نے بھی تیرا ساتھ دیا ہے۔

پرویز :- میں نے کہا تھا کہ میرا ساتھ دو۔

محبوب :- شکر کر ہمارا کہ عربی کے سامنے تیرے ڈھونگ کا بھانڈا نہیں پھوڑا۔

پرویز :- جا.... جا کر ابھی بول دے عربی سے۔

حیدر :- بولنے کو تو ہم اب بھی بول سکتے ہیں لیکن ہم بولیں گے نہیں۔ ہم کو دوستی کا مطلب معلوم ہے۔

پرویز :- دوستی... دنیا میں سب سے بڑا دوست پیسہ ہے پیسہ۔

محبوب :- دیکھ پرویز، بہت غلط کہہ رہا ہے تو.....

حیدر :- جانے دے محبوب .... (پرویز سے۔) سو ریال رکھ کر تو خوش ہے نا...؟ جا، سو ریال ہم نے اپنی دوستی پر قربان کر دیئے۔

پرویز :- شکریہ... بڑی مہربانی۔

محبوب :- لیکن حیدر.....

حیدر :- محبوب... دوسروں کی خوشیوں میں خوشی پانے کی کوشش کر۔

محبوب :- فلسفہ جھاڑنے سے پیٹ نہیں بھرتا۔

حیدر :- رُوح کو تو سکون ملتا ہے۔

پرویز :- یار حیدر، تو بڑا سمجھدار ہے۔ خدا تیری رُوح کو ہمیشہ سکون بخشے....

(ولیم اور سدھارتھ داخل ہوتے ہیں۔)

ولیم :- سدھارتھ You too much over time desert.....

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

but you come back good time. (پیسہ) وَاجِد فُلُوس

اے حیدر (حیدر ے) We go Azizya beach today.

Why you all no ready, no dress change... ?

حیدر :- پارٹی مَافِي۔

ولیم :- مَافِي پارٹی ؟ ?.... why

محبوب :- This Pervez.... no give hundred rial.

ولیم :- Why..? why pervez....? لَازِم پارٹی۔

پرویز :- I no give.

ولیم :- You ... you No give...? کنجُوس --- No worry مچانگ

I give party all but no today... tomorrow... ...

my birthday .... I give all party بُکرَۃ... بُکرَۃ.

حیدر :- Willam great... you great man .... you big heart.

ولیم :- Yes, I big heart... but now what we do... ?

O.K. we dance.... Mehboob you start tape....

We music.... we dance.

محبوب :- No man .... this Hyder tape recorder like Hyder only... No work, خَربَان۔

ولیم :- Tape مَافِي وَرک O.K. no problem... you tape.

محبوب :- I tape.....?

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولیم :- Yes you tape.... you good tape.... sing... you good sing....

محبوب :- Oh.... I sing.... No William today no mood.

ولیم :- Sing man .....

حیدر :- ابے گا نا ، کیا بھاؤ کھا رہا ہے۔

محبوب :- O.K. I sing.... (درد بھری آواز میں گاتا ہے، فلم، 'کابلی والا')

اے میرے پیارے وطن... اے میرے بچھڑے چمن
تجھ پہ دل قربان.....
تُو ہی میری آرزو.... تو ہی میری آبرو....
تُو ہی میری جان.... تجھ پہ دل قربان۔

(سب کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ سب ہی گاتے ہیں۔)

تیرے دامن سے جو آئے اُن ہواؤں کو سلام
چوم لوُں میَں اُس زباں کو جس پہ آئے تیرا نام
سب سے پیاری صبح تیری، سب سے رنگیں تیری شام....
تجھ پہ دل قربان....

(پرویز بھی روتے ہوئے گانا شروع کرتا ہے۔ اسی غم گین ماحول میں آہستہ آہستہ پردہ گرتا ہے۔)

## وقفہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# دوسرا حصہ

## سین نمبر۔۱

(فلم پاکیزہ کا گانا ، 'انہی لوگوں نے لے لی نا دوپٹہ میرا' بج رہا ہے۔ پردہ کھلتا ہے۔ محبوب ساڑی پہن کر ناچ رہا ہے۔ ولیم کی سالگرہ ہے۔ کمرہ کاغذ کے رنگ برنگے پھولوں اور ربن سے سجا ہوا ہے۔ پرویز، حیدر، ولیم مَونکھرَٹ، رشید اور اصغر خوشی سے جھُوم رہے ہیں۔ سدھارتھ اپنے بستر پر بیٹھا ہے۔ سب کے سامنے کاغذ کی پلیٹ میں بریانی ہے جو وہ کھاتے بھی جا رہے ہیں۔ گانا ختم ہوتا ہے۔ محبوب ساڑی اُتار کر پھینکتا ہے اور خود بھی کھانے بیٹھ جاتا ہے۔ ہنسی خوشی کا ماحول ہے)

رشید :- واہ یار واہ !... مزہ آگیا۔

سدھارتھ :- Happy birthday, William

ولیم :- تھینک یو مچانگ ۔

حیدر :- William, you birthday every day.

ولیم :- Why ... you biryani everyday ?

محبوب :- اِسے تو مفت کے کھانے کی عادت ہے۔

پرویز :- لگتا ہے ، بمبئی میں ہوٹل کے باہر لائن لگا کر بیٹھتا تھا۔

محبوب :- کھانا بٹنے کے انتظار میں...

(سب ہنستے ہیں۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولیم :- Biryani every day Hyder but one condition.... you no touch Mehboob.

(محبوب کو بڑی ادا سے چومتا ہے۔ سب ہنستے ہیں۔)

حیدر :- We both share. مچانگ. No William.... we Mehboob.

(دوسری طرف سے محبوب کو چومتا ہے۔ سب ہنستے ہیں)

ولیم :- (رشید سے۔) Why Rasheed you stop eat ?

رشید :- شکراً مچانگ.....I full ۔

ولیم :- You fool.... (دوسروں کی طرف پلٹ کر) اے....he fool (سب ہنستے ہیں۔) Eat man eat... you all happy, I also happy.

اصغر :- William.... all eat, why you no eat ?

ولیم :- I host, you all guest. All finish, then I eat.

مونٹگمری :- William.... good party but no whisky.

ولیم :- Saudia.... no whisky, no sex.

مونٹگمری :- O.K. صدیق---- I go, thank you !

(مونٹگمری چلا جاتا ہے۔)

اصغر :- (رشید سے۔) چل رشید ، ہم لوگ بھی چلتے ہیں۔ ایک بج گیا ہے۔

رشید :- ہاں یار، بہت رات ہو گئی ہے۔ O.K. William we go.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولیم :- O.K..... Thank coming.

(رشید اور اصغر چلے جاتے ہیں۔)

محبوب :- Now William, you also go...

ولیم :- No.... I no go.

حیدر :- No go ....? Its one o'clock.

ولیم :- Today full night party...(دروازہ بند کرتا ہے پھر پلٹ کر گاتا ہے۔) Now the real party starts....

پرویز :- اسے کیا ہو گیا ہے؟

ولیم :- Now the real party starts... (گاتے ہوئے کچن میں جاتا ہے اور وہاں سے شراب کی بوتل اور چار گلاس لے کر آتا ہے۔) Now the real party starts....

محبوب :- ابے حیدر ، اس کو روک.... اگر یہ پینے بیٹھ گیا تو ساری رات حُرام ہو جائے گی۔

حیدر :- William....its one o'clock... morning no work ?

ولیم :- I know.... I know....(بیچ اسٹیج میں بیٹھتا ہے پھر ایک ایک گلاس اٹھا کر۔) This Pervez... this Siddharth... this Hyder and this Mehboob.... (چاروں گلاس میں شراب اُنڈیلتا ہے۔)

پرویز :- ابے گدھے، ہم لوگ نہیں پیتے ہیں۔ We no drink.

ولیم :- Pervez, what meaning گدھا ؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- گدھا.... گدھا means good man.

ولیم :- Oh good man ! Pervez, you also گدھا۔

پرویز :- ابے تیری تو..... (سب ہنستے ہیں۔)

ولیم :- Cheer Pervez... cheer Siddharth... cheer Hyder.... and cheer Mehboob... O.K. you all no drink, I drink for you all. (چاروں گلاس کی شراب باری باری پی جاتا ہے۔) Now... this bottle for William.. cheer William.. Happy birthday William. (پوری بوتل غٹا غٹ پی جاتا ہے۔)

محبوب :- William stop. No drink more....

ولیم :- Dont tell, I no go out control. Today my last birthday in Saudi Arabia.... After one month I go Sri Lanka... سعودیہ خلاص...

حیدر :- سعودیہ خلاص Why you too much money...?

ولیم :- Yes.... I too much money.... look... look money... (جیب سے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر دکھاتا ہے۔)

پرویز :- ارے..! اس کے پاس تو بہت پیسے ہیں؟

محبوب :- اتنے سارے پیسے جیب میں لے کر گھومتا ہے۔

حیدر :- لیکن اس کے پاس اتنے سارے پیسے آئے کہاں سے؟

پرویز :- لگتا ہے کسی کی جیب کاٹی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولیم :- جیب نہیں، پیٹ کاٹا ہے..... (پیسے پھر جیب میں رکھتا ہے۔)

پرویز :- پیٹ.... ولیم یہ تُو بولا؟

ولیم :- ہاں، اپنا پیٹ کاٹ کر یہ جمع کیا ہے۔

محبوب :- (حیرت سے) ولیم تُو اُردو بول رہا ہے۔

ولیم :- ہاں... بول تو رہا ہوں۔

حیدر :- مطلب تجھ کو اُردو آتی ہے؟

ولیم :- ہاں۔

محبوب :- کب سے اور کیسے؟

ولیم :- یہاں آنے سے پہلے مَیں انڈیا میں پانچ سال رہ چکا ہوں۔

حیدر :- اوہ! پھر تُو نے کبھی ظاہر نہیں کیا؟

محبوب :- ہم نے تو یہ سمجھ کر کہ تجھ کو اُردو نہیں آتی ہے۔ اُردو میں تجھ کو بُرا بھلا کہا، گالیاں دیں۔

ولیم :- ہاں... تم لوگ مجھے گالیاں دیتے اور خوش ہوتے اور تم لوگوں کو خوش دیکھ کر، مَیں بھی خوش ہوتا۔

پرویز :- یا پھر ہم سے ڈر کر خاموش رہتا؟

ولیم :- ڈرنے کا سوال ہی کہاں ہے۔ یہاں پردیس میں، قدم قدم پر ہم اپنے اکیلے پَن کے احساس کو بُھلانے کے لئے، خوشی اور پیار کے ہر پَل کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے، کسی بھکاری کی طرح جھولی پھیلائے کھڑے ہیں کہ بابا... خوشی کا ایک سکّہ دے دے بابا.... اللہ تجھے لمبی عُمر دے۔ تیرے بچّے سلامت رہیں.. ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکہ، خوشی کا صرف ایک سکّہ دے دے بابا۔ دوستو! تمہارے پیار کا یہ خوشیوں بھرا ایک سکّہ لے کر میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اپنے پیچھے صرف اپنی یادیں چھوڑ کر۔ وہ شعر ہے نا۔۔

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں...

اب کے ہم بچھڑے تو.....? What next Pervez

پرویز :- جس طرح سُوکھے ہوئے پھُول کتابوں میں ملیں۔

ولیم :- Yes yes that only.

پرویز :- لیکن ولیم، تیرے پاس اتنے پیسے آئے کہاں سے؟

ولیم :- میرے اپنے ہیں۔ میری خون پسینے کی کمائی ہے۔ میں اپنی سیلیری، یہاں اپنے پاس ہی جمع کیا کرتا کیونکہ اپنے گھر سری لنکا نہیں بھیج سکتا تھا۔ میری بیوی کو مرے آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ میری چار بیٹیاں ہیں جو میرے چاچا، چاچی کے پاس رہتی ہیں۔ مَیں یہاں سے جو بھی پیسے بھیجتا وہ میری بیٹیوں کو نہیں مل پاتے۔ چاچا، چاچی ہڑپ کر جاتے تھے۔ اس لئے مَیں نے پیسے بھیجنا بند کر دیا اور یہاں اپنے پاس جمع کرنے لگا۔ اب اگلے مہینے تو مَیں ہمیشہ کیلئے جا رہا ہوں۔ سری لنکا پہنچتے ہی مجھے اپنی دو بیٹیوں کی شادی کرنی ہے۔

نہ جانے کیوں آج مجھے میرا گھر بہت یاد آرہا ہے۔ میری بیٹیاں مجھے بہت یاد آرہی ہیں۔ اُن کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے.... شاید اس لئے کہ آج میری سالگرہ ہے، وہ سب بھی مجھے یاد کر رہی ہوں گی۔۔۔ (سب کو دیکھتا ہے۔) اے... why

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

you all sad ? No cry Mehboob..... Pervez laugh.... laugh Pervez.... Hyder, Siddharth.. laugh .... no sad... no sad....laugh...laugh today my birthday... dance dance.... Now the real party starts.... now the real party....

(ولیم کو ہارٹ اٹیک آتا ہے۔ وہ درد سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔)

سب :- کیا ہوا ولیم... کیا ہوا؟

پرویز :- ولیم... ولیم... یہ تو بے ہوش ہے.. سدھارتھ پانی لے کر آ...

(سدھارتھ پانی لینے کچن میں جاتا ہے۔) حیدر، محبوب... ایمبولینس بُلاؤ، اسے اسپتال لے چلتے ہیں۔ (حیدر اور محبوب باہر بھاگتے ہیں۔) ولیم... ولیم (سدھارتھ پانی لے کر آتا ہے۔)

سدھارتھ :- اس کے چہرے پر پانی مار....

پرویز :- تو اُس کی فکر چھوڑ.... جا کر رشید اور اصغر کو بلا۔

(سدھارتھ بھی باہر بھاگتا ہے۔ پرویز ولیم کی جیب سے پیسے چُرا کر اپنی جیب میں رکھتا ہے۔ سدھارتھ، محبوب، حیدر، رشید اور اصغر داخل ہوتے ہیں۔ سب ولیم کو اُٹھا کر باہر لے جاتے ہیں۔ پرویز نہیں جاتا، وہ دروازے پر رُک کر پلٹتا ہے۔ روشنی تبدیل ہوتی ہے۔ پرویز کا فلیش بیک۔ پاکستان میں پرویز کا گھر۔ بیڈ پر اس کی بیوی حسینہ بیٹھی ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# سین نمبر ۔ ۲

پرویز :- (حسینہ کے پاس جا کر ۔) بھُوک لگی ہے.... کھانا دے۔

حسینہ :- یا اللہ، اس نگوڑے کے پلّے باندھنے سے پہلے مجھے موت دے دی ہوتی۔

پرویز :- ارے عقل کی ماری، کیا کمی ہے تجھے؟ کون سی بھُوکی مر رہی ہے؟

حسینہ :- صرف رُوکھی سُوکھی کھانے کا نام زندگی نہیں ہے۔ کھانا تو کُتّے بھی گلی میں گھوم کر کھا لیتے ہیں۔

پرویز :- اور تجھ کو کیا چاہیئے؟ کھا، پی، پہن کر، ناشکری ہے۔

حسینہ :- یہ جینا بھی کوئی جینا ہے۔ صبح سے شام تک ٹیکسی چلاتے ہو۔ ملتا کیا ہے، پچاس روپے، ساٹھ روپے۔

پرویز :- تُو کیا چاہتی ہے؟ ڈکیت بن جاؤں، لوگوں کی جیب کاٹوں؟

حسینہ :- کوئی ضروری ہے کہ پیسوں کے لئے ڈاکہ ہی ڈالا جائے یا لوگوں کی جیب کاٹی جائے۔

پرویز :- پھر کوئی ایسا پیڑ بتا دے جس پر روپے پھُلتے ہوں۔

حسینہ :- میری بات مانو، تو سعودیہ چلے جاؤ۔ یہاں جتنی محنت کرتے ہو اس سے آدھی بھی وہاں کرو گے تو مَیں رانیوں کی طرح زندگی گزاروں گی۔

پرویز :- او کم بخت ماری، سعودیہ نہیں ہوا پیسوں کی کان ہو گئی۔ کتنی بار سمجھایا ہے، اپنا مُلک چھوڑنے کو میرا دل نہیں چاہتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حسینہ :- ہاں ، تمہارا دل تو میری گود میں بیٹھے رہنے کو چاہتا ہے۔ ارے تم میں تو بڑا آدمی بننے کی کوئی اُمنگ کوئی جوش ہی نہیں۔ وہ فضلوُ چاچا کا لڑکا جُمالوُ ، اُسے دیکھو ، ابھی صرف دو سال ہوئے ہیں سعودیہ جاکر ، ڈیفنس میں بنگلہ بنوا رہا ہے۔

پرویز :- ایک کام کر، تو مُیری قبر بنوا دے۔

حسینہ :- اور وہ رحیمن چاچی کا داماد۔ دو دن ہوئے چھُٹّی پر آیا ہے۔ گھر دیکھو ، جنّت بن گیا ہے جنّت۔ ویڈیو ، ٹی وی ، فریج ، ٹیپ ریکارڈر سب کچھ ہے۔

پرویز :- گھر میں مرد کا سُکھ تو نہیں۔ ارے عقل کی ماری ، شوہر کا پیار سب سے بڑی جنّت ہے۔

(حسینہ کے ابّو کھانستے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔)

پرویز :- آ گئے بڑے میاں اور آگ بھڑکانے کے لئے۔

حسینہ :- دیکھو جی... میرے ابّو کو کچھ بولا تو... (چپ ہو کر ابّو سے) آداب ابّو۔

ابّو :- آداب بیٹا... آج کس بات پر جنگ چھِڑی ہے؟

حسینہ :- ابّو ، اب آپ ہی سمجھایئے اِنہیں۔ مَیں تو تنگ آ گئی ہوں۔

ابّو :- اب اِن کو کیا سمجھانا، نوشہ میاں تو خود ہی سمجھدار ہیں۔

پرویز :- ہاں بہت سمجھدار ، سمجھداری کا سب سے بڑا نمونہ تو سامنے ہی ہے۔

(حسینہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔)

حسینہ :- ابّو ، مَیں اِن کو سعودیہ جانے کیلئے کہتی ہوں۔ کون سا غلط کہتی ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابّو :- ٹھیک ہی تو کہتی ہے۔

پرویز :- ہاں بالکل ٹھیک کہتی ہے... بیٹی سیر تو باپ سوا سیر۔

حسینہ :- دیکھو جی، میرے ابّو کو کچھ مت کہنا۔

پرویز :- ارے او لالچ کی اندھی، ذرا آنکھیں کھول کر دُنیا دیکھ۔

حسینہ :- ہاں... ہاں... مَیں نے دنیا دیکھی ہے۔ دنیا کے ہر گھر میں ویڈیو ہے، فریج ہے، ٹیپ ریکارڈر ہے...

پرویز :- اچھا اب اپنے منہ کا ٹیپ بند کر اور دماغ کا ٹی۔ وی چلا کر دیکھ۔ وہاں کی پریشانی یہاں آکر کوئی نہیں بتاتا۔ وہاں جھاڑو بھی مارتے ہیں تو یہاں اَفسر بتاتے ہیں۔

ابّو :- بیٹا... جذباتی ہو کر مت سوچ۔ پیسہ کمانے میں شرم کیسی...؟ دولت ہے تو عزت ہے، شہرت ہے، شان و شوکت ہے۔

پرویز :- اور ساتھ میں غلامی .... ہم آزاد پاکستان کے آزاد شہری، عربوں کی غلامی کرنے کیوں جائیں؟ اور پھر ہمارے اپنے ملک میں کیا کمی ہے؟

ابّو :- کمی ملک میں نہیں، کمی تیری عقل میں ہے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ بے وقوف ہیں؟

حسینہ :- اب بولیئے۔

پرویز :- ٹھیک ہے، جاؤں گا میں۔

حسینہ :- (خوش ہو کر۔) میں ابھی کھانا لائی۔

پرویز :- یہ روز روز کی جھک جھک سے تو جان چھوٹے گی پر جاؤں کیسے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوکری کیا بازار میں بِکتی ہے؟

ابّو :- بیٹا!، عربوں کی نوکری بازاروں میں ہی بِکتی ہے۔ سیکڑوں ایجنٹس اپنی دکانیں سجائے بیٹھے ہیں۔

پرویز :- وہ اپنا منہ بھی تو دکان جتنا پھاڑتے ہیں۔ پچیس تیس ہزار سے کم کوئی مانگتا ہی نہیں۔ کہاں سے آئیں گے اتنے پیسے؟

حسینہ :- اجی میں کہتی ہوں اپنی ٹیکسی کس دن کام آئے گی؟ میری مانو تو ٹیکسی بیچ دو۔

پرویز :- کیا کہا؟ ٹیکسی بیچ دوں؟

ابّو :- بیٹا، اس میں کیا برائی ہے؟ سمجھو کہ چھوٹا بزنس چھوڑ کے بڑا بزنس کرنے چلے۔

حسینہ :- پھر تو ہم بنگلہ بنائیں گے .... گاڑی لیں گے ... زیور .... کپڑے ....

(آہستہ آہستہ اندھیرا ہوتا ہے)

## سین نمبر۔ ۳

(پرویز بستر پر بیٹھا ہے۔ حیدر اور محبوب داخل ہوتے ہیں۔ دونوں سنجیدہ ہیں۔)

پرویز :- کیا ہوا... ولیم کیسا ہے؟

حیدر :- مر گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- مر گیا.... مذاق نہیں یار۔

محبوب :- یہ مذاق نہیں ہے۔ اسپتال میں ایڈمٹ کرتے ہی دوسرا اٹیک آیا اور.....

پرویز :- اوہ... سدھارتھ کہاں ہے؟

حیدر :- پولس نے پکڑلیا۔

پرویز :- پولس نے...؟ کیوں؟

محبوب :- اَقامہَ (شناختی کارڈ) نہیں تھا پاس میں۔

پرویز :- یہیں کہیں ہوگا، ڈھونڈتے ہیں۔

(سدھارتھ کے بیڈ کے نیچے ڈھونڈتا ہے۔)

حیدر :- گُم ہو گیا ہے اس کا اَقامہ ۔

محبوب :- عربی بھی انڈیا گیا ہے۔ اس کے آنے تک چھوٗٹ نہیں سکتا۔

پرویز :- ایسے کیسے....؟ چل پی۔ آر۔ او۔ سے بات کرتے ہیں۔

حیدر :- سدھارتھ کی چھوڑ....ولیم کی بات کرتے ہیں۔

پرویز :- ولیم کی...؟ پر وہ تو.....

محبوب :- مر گیا... تیرا راستہ اور بھی صاف ہو گیا۔

حیدر :- اب تجھ کو کوئی پوٗچھنے والا بھی نہیں۔

پرویز :- کیا، کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ اس طرحُ اُکھڑے اُکھڑے لہجے میں....

حیدر :- پیسے کہاں ہیں ؟

پرویز :- کون سے پیسے ؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب :- ولیم کے پیسے۔

پرویز :- مجھے نہیں معلوم۔

حیدر :- ولیم کی جیب میں پیسے تھے۔

محبوب :- پولس نے جب اسپتال میں اس کی جیب خالی کی تو صرف اَقامہ اور خط نکلا، پیسے نہیں تھے جیب میں۔

پرویز :- میں کیا جانوں؟

حیدر :- ہم لوگ جب ایمبولینس بلانے گئے، اور سدھارتھ اصغر اور رشید کو خبر کرنے گیا اس وقت۔۔۔۔

محبوب :- اس وقت تُو نے ولیم کی جیب سے پیسے چُرائے۔

پرویز :- (چیخ کر۔) محبوب۔۔۔

حیدر :- چلاّمت۔۔۔

پرویز :- مجھ پر شک کرتا ہے، چور بولتا ہے مجھے۔۔۔۔

حیدر :- صحیح تو کہہ رہا ہے۔ تُو نے ولیم کی جیب سے پیسے نکالے ہیں۔

محبوب :- پرویز۔۔۔ ولیم کے پیسے واپس کر دے۔ وہ اس کی زندگی بھر کی کمائی ہے۔

حیدر :- وہ اس کے یتیم بچوں کی امانت ہے۔

پرویز :- بے وقوفو! تم لوگ کیا سمجھتے ہو، میں اس کے پیسے کھا جاؤں گا؟

محبوب :- تیری نیّت صاف تھی تو پہلے کیوں نہیں بتایا؟

پرویز :- تم لوگوں نے موقع ہی کب دیا۔۔۔ آتے ہی شک بھرے سوالوں کی بوچھار کر دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- تُو نے اس کی جیب سے پیسے نکالے ہی کیوں؟

پرویز :- پورے بائیس ہزار پانچ سو اکتالیس ویال ہیں۔ میرے پاس امانت ہیں۔ پیسے پہنچ جائیں گے اس کے بچوں کو۔

حیدر :- تُو کون ہوتا ہے کسی کی امانت رکھنے والا؟

محبوب :- پیسے آفس میں جمع کر دے۔

پرویز :- دیکھ محبوب، تو پھر شک کر رہا ہے مجھ پر۔

حیدر :- ٹھیک ہی تو کہتا ہے، آفس میں جمع کر دے۔ عربی بھیج دے گا اس کے گھر۔

پرویز :- عربی ضرور بھیج دے گا لیکن پھر بھی یہ پیسے ولیم کے بچوں کو نہیں ملیں گے۔ سُنا نہیں تھا ولیم نے کیا کہا تھا۔

محبوب :- کہا تو تھا لیکن.....

پرویز :- اسی لئے تو پیسے اپنے پاس رکھے ہیں۔ ویسے بھی جس حالت میں اسے اسپتال لے کر گئے اس حالت میں اس کی جیب میں اتنے پیسے ہونا ٹھیک نہیں تھا۔

حیدر :- مطلب تجھے پہلے سے ہی پتا تھا کہ ولیم اب ---

پرویز :- نہیں یار ... اگر وہ اچھا ہو جاتا تو میں اسے لوٹا دیتا ....

محبوب :- حیدر، اس کی گول گول باتوں پر مجھے بھروسہ نہیں...

حیدر :- دیکھ پرویز، ولیم کے پیسے اس کے بچوں کو مل جانے چاہیئے ورنہ ---

پرویز :- اے حیدر.. آج تک میں نے کسی کی دھمکی برداشت نہیں کی آج صرف ولیم کے لئے چپ ہوں۔ پیسے اس کے بچوں کو پہنچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائیں گے۔

حیدر :- ہم بھی دیکھتے ہیں، تو کتنا سچا ہے۔

(اندھیرا ہوتا ہے)

## سین نمبر۔۴

(غم گین میوزک بج رہی ہے۔ محبوب داخل ہوتا ہے۔ کھُونٹی پر سے اپنا تَولیہ لے کر باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔ حیدر داخل ہوتا ہے۔ وہ اپنے بیڈ پر بیٹھ کر جُوتے اُتارنے لگتا ہے۔ محبوب باتھ روم میں سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے باہر نکلتا ہے۔)

حیدر :- کب آیا تُو؟

محبوب :- ابھی آیا۔ سدھارتھ نے چار دنوں سے لاک اپ میں کچھ نہیں کھایا۔

حیدر :- تُو گیا تھا ملنے؟

محبوب :- ہاں... وہیں سے آرہا ہوں۔

حیدر :- عربی کو بھی اسی وقت انڈیا جانا تھا۔

محبوب :- ولیم کی لاش کا کچھ پتہ چلا؟

حیدر :- ابھی تک سری لنکا نہیں پہنچی۔ اس کی کارروائی بھی عربی کے آنے کے بعد ہی ہو گی۔

محبوب :- سالے کو پرسوں فون پر سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ اب تک نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آیا۔

حیدر :- اصل میں سعودی موت کو سنجیدگی سے لیتے ہی نہیں۔ اُن کے لئے ماں باپ ، بھائی بہن ، بیوی بچے سب رشتے صرف زندگی تک ہی رہتے ہیں۔ آدمی مر گیا تو مٹی کا ڈھیر ہے۔۔۔ رونا تو چھوڑ افسوس تک نہیں کرتے۔

محبوب :- زندگی خدا کی بخشی ہوئی ایک نعمت ہے اور اگر وہ اپنی چیز واپس لے لے تو افسوس کس بات کا۔

(پرویز داخل ہوتا ہے۔ محبوب اور حیدر اس کو نظر انداز کر کے اندر کچن میں چلے جاتے ہیں۔ پرویز اپنے بیڈ پر بیٹھتا ہے۔ سدھارتھ داخل ہوتا ہے۔)

پرویز :- سدھارتھ، میرے بھائی، میرے دوست۔ کیسا ہے تو؟ لاک اپ میں تجھے پریشانی تو نہیں ہوئی نا؟

(پرویز کی آواز سن کر حیدر اور محبوب باہر آتے ہیں۔ سدھارتھ پرویز کو نظر انداز کر کے حیدر اور محبوب سے پُوچھتا ہے)

سدھارتھ :- تم لوگوں نے مجھے ولیم کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟

حیدر :- تجھے بتا کر اور پریشان کرنا نہیں چاہتے تھے۔

سدھارتھ :- چار دنوں سے روز ملنے آ رہے تھے۔ وہ تو عربی لاک اپ سے اسپتال لے گیا ، تب پتا چلا۔ (رشید داخل ہوتا ہے۔)

رشید :- ارے حیدر وہ ولیم ۔۔۔ (سدھارتھ کو دیکھ کر۔) ارے سدھارتھ تُو کب آیا؟ چل اچھا ہوا تُو آگیا ورنہ یہاں کی جیل کا تو حال پوچھ ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مت۔

حیدر :- یہ جیل میں نہیں لاک اپ میں تھا۔

محبوب :- اور اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔

رشید :- تو مَیں کہاں کہہ رہا ہوں کہ کوئی جرم کیا تھا۔ مَیں تو یہاں کی جیل کے بارے میں بتا رہا تھا۔ میرا ایک دوست ایکسی ڈنٹ کے کیس میں یہاں کی جیل میں چھ مہینے بند تھا۔ جب چھُوٹ کے آیا تو اپنے پَیروں پر چل نہیں پا رہا تھا۔

محبوب :- رشید.... تُو یہاں کیوں آیا ہے؟

رشید :- ارے ہاں... یہ میرے سَو ریال اور یہ اصغر کے سَو ریال اور یہ پچاس... کس کے ہیں...؟

حیدر :- پرویز، سدھارتھ، ہم ولیم کے یتیم بچّوں کے لئے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔

پرویز :- یہ تو بڑا اچھا کام کر رہے ہو۔

رشید :- ہاں یاد آیا... یہ پچاس ریال مَونکھرٹ نے دیے ہیں۔ (چلا جاتا ہے۔)

محبوب :- پرویز، تُو بھی دے دے، تو سب کے ملا کر صبح ڈرافٹ بنا دیں گے۔

پرویز :- مَیں نہیں دوں گا۔

حیدر :- کیوں؟

پرویز :- میرے پاس نہیں ہیں۔

محبوب :- تیرے پاس پچاس۔ سَو ریال بھی نہیں ہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- کہہ دیا نا نہیں ہیں۔ نہیں ہیں میرے پاس پیسے۔۔۔

(لائٹ چینج ہوتی ہے۔ پرویز کا فلیش بیک۔ حیدر اور محبوب freeze ہوتے ہیں۔ حسینہ ونگ میں سے داخل ہوتی ہے)

حسینہ :- یہ سب شوہر بن کر گھر کی ذمہ داری اُٹھانے سے پہلے سوچنا تھا۔

پرویز :- کہاں سے لاؤں اِتنے پیسے؟

حسینہ :- چوری کرو، ڈاکہ ڈالو۔

پرویز :- اور پھانسی چڑھ جاؤں؟

حسینہ :- جان چھوٹے گی۔

پرویز :- کیا؟

حسینہ :- میری نہیں، تمہاری۔ گھر کی ذمہ داری اُٹھانا تم جیسے شوہر کا کام نہیں۔

پرویز :- دیکھ، میرا ہاتھ اُٹھ جائے گا۔

حسینہ :- پیسے کمانے کی ہمت نہیں اور ہاتھ اُٹھانے کی مردانگی ہے۔

پرویز :- گھر کی روزی کے لئے کماتا ہوں نا میں۔ اپنے بھائی کے لیے قرضہ لیا میرے نام پر۔ پورے دس ہزار۔ کہاں سے دوں گا یہ پیسے؟

حسینہ :- ٹھیک ہے، میں ہی راستے پر بیٹھ کر بھیک مانگوں گی یا چندہ اکٹھا کروں گی، ہاں ہاں چندہ اکٹھا کروں گی۔ (حسینہ ونگ میں سے باہر چلی جاتی ہے۔ لائٹ چینج ہوتی ہے۔ سین جاری۔۔۔)

پرویز :- چندہ اکٹھا کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا تھا۔

حیدر :- کیا ہر کام تجھ سے پوچھ کر کرنے کے پابند ہیں ہم؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- میں تم لوگوں سے سِینیئر ہوں۔

محبوب :- یہاں سِینیئر .... جُونیئر کی بات نہیں ہے۔ یہاں اُصول کی بات ہے۔

حیدر :- ولیم ہمارا ساتھی تھا۔

محبوب :- اس کی فیملی کے دُکھ دَرد کو ہم نے کبھی الگ نہیں سمجھا۔

پرویز :- بے وقوف ہو تم لوگ۔ یہ جو چندے کا پیسہ ہے، مجھے دے دو۔ مَیں اپنے ملا کر بھیج دوں گا۔

حیدر :- تجھے کیوں دیں؟ ویسے بھی تُو نے ولیم کے پیسے...

پرویز :- بچپنا ہے تم میں۔ یہ پیسے اس کی بیٹیوں کو نہیں ملیں گے۔ تم لوگوں سے زیادہ میں ولیم کے قریب تھا۔ ولیم یہاں سے جا کر ان پیسوں سے اپنی دو بیٹیوں کی شادی کرنے والا تھا۔ چندے کا پیسہ اس کی بیٹیوں کے کام آئے تو چندے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

حیدر :- دیکھ، ان سب باتوں سے تو ہم کو بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ تجھ کو چندہ نہیں دینا ہے تو مت دے۔ ولیم کے پیسے میرے حوالے کر، میں بھیجوں گا سری لنکا۔ (پرویز کچھ نہیں بولتا۔ حیدر، محبوب سے۔) ارے یہ دے گا بھی کہاں سے۔ اس نے ولیم کے پیسے بھیج دیئے ہیں پاکستان۔ پورے دو لاکھ ستائیس ہزار روپئے کل اپنے گھر بھیجے ہیں۔ یہ دیکھ بینک کی رسید۔

(محبوب کو رسید دکھاتا ہے۔)

پرویز :- یہ رسید تجھ کو کہاں سے ملی؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیدر :- تیرے بیڈ کے نیچے سے۔

پرویز :- سُوّر، کمینے، تیری ہمّت کیسے ہوئی میرے بستر کو ہاتھ لگانے کی۔

(پرویز حیدر کو مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھاتا ہے)

حیدر :- (پرویز کا ہاتھ پکڑتے ہوئے غصّے سے) پرویز۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- بس، بس کرو، بہت ہو چکا۔ اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ یہاں آیا تو ڈرا ڈرا سا تھا۔ تم لوگوں سے مِلا تو پردیس کا احساس کچھ کم ہوا۔ مجھ میں ہمّت آئی اور ایسا لگا کہ میں یہاں رہ سکوں گا لیکن نہیں، یہاں رہنا آسان نہیں ہے۔ صرف اُقامہ نہ ہونے کی وجہ سے چار دنوں تک لاک اپ میں سڑا۔ یہ کہاں کی انسانیت ہے؟ ولیم مر گیا اور مجھے خبر تک نہ ہوئی اور تُو۔۔۔ تُونے پرویز، دم توڑتے ہوئے ولیم کی زندگی بھر کی کمائی لُوٹ لی۔ ارے لعنت ہے ایسی زندگی پر۔ مَیں اب تم لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکوں گا۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ بھاگ جاؤں گا۔

حیدر :- سدھارتھ۔۔۔۔۔۔۔

سدھارتھ :- تمہارا پیار، مل جل کر رہنا، وہ محبّت، وہ بھائی چارگی، سب کچھ مِرگ تِرشنا تھا۔ ہم پھر وہی اجنبی کے اجنبی رہ گئے۔ ہماری انسانیت مر گئی ہے۔ ارے، تم لوگوں کے بیچ رہنے سے تو اچھا ہے کہ مَیں ریگستان میں اُونٹوں کے درمیان رہوں۔ میں پھر چلا جاتا ہوں۔ ریگستان میں تیز ہوائیں سہہ لوں گا لیکن تم لوگوں کی یہ درندگی برداشت نہیں ہوتی۔ میں یہاں محنت کرنے آیا ہوں،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیسہ کمانے آیا ہوں، اور یہ پیسہ ریگستان میں ہی ملے گا۔

(تیزی سے باہر چلا جاتا ہے۔)

(اندھیرا ہوتا ہے)

## سین نمبر-۵

(Sand storm کا sound effect سدھارتھ ریگستان میں پھاوڑے سے گڑھا کھود رہا ہے۔ اسٹیج کے دوسرے کونوں پر حیدر، محبوب اور رشید ہیں۔ سدھارتھ بے ہوش ہو کر گرتا ہے۔)

حیدر :- (جیسے دور سے پکار رہا ہے۔) ر.... شی....د.....م.... ح.. ..بوب......

محبوب :- ک....یا....ہے....ح....در....؟

حیدر :- سد....ھارتھ....بے....ہوش....ہو....گ....یا.... ہے.....

(سب بھاگ کر سدھارتھ کے پاس آتے ہیں۔ لائٹ چینج ہوتی ہے سب سدھارتھ کو اُٹھا کر بیڈ پر سلاتے ہیں اور اپنے اپنے بیڈ پر جا کر freeze ہوتے ہیں۔ سدھارتھ کا dream sequence. عربی داخل ہوتا ہے۔)

عربی :- (سدھارتھ کے پاس جا کر غصے سے۔) No work today....You are punished.......

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب :- You are punished..You are punished...

(دوہراتے جاتے ہیں۔ سدھارتھ آہستہ آہستہ اُٹھ کر بیچ اسٹیج میں آتا ہے۔ گھٹنوں کے بَل بیٹھ کر گردن نیچی کرتا ہے۔ جلّاد تلوار لئے slow motion میں داخل ہوتا ہے۔ سدھارتھ کے پاس آکر دونوں ہاتھوں سے تلوار پکڑ کر اس کا وار سدھارتھ کی گردن پر کرتا ہے۔)

(اندھیرا ہوتا ہے)

## سین نمبر-٦

(سدھارتھ بیڈ پر لیٹا ہذیانی کیفیت میں بڑبڑا رہا ہے۔ حیدر اور محبوب اُس کے پاس ہیں۔ پرویز بے نیازی سے بیڈ پر لیٹا کتاب پڑھ رہا ہے۔)

سدھارتھ :- مینا... مینا مجھے آواز دے رہی ہے۔ مینا..... مینا۔

محبوب :- کیا ہو گیا ہے اس کو؟

حیدر :- سدھارتھ تو سعودیہ میں ہے۔

سدھارتھ :- سعودیہ..... نہیں میں یہاں نہیں رہوں گا۔ اب برداشت کے باہر ہے۔ یہ تکلیفیں، یہ دُوری، یہ بے بسی کی زندگی.....

محبوب :- سدھارتھ تھوڑی ہمّت رکھ۔

سدھارتھ :- مَیں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مَیں یہاں ایک پل بھی نہیں رہوں گا۔

محبوب :- یہاں سے جانا اتنا آسان نہیں ہے۔

حیدر :- اتنے دن برداشت کیا چند دن اور...

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سدھارتھ :- چند سیکنڈ بھی یہاں رہنے کا سوچا تو شاید میرا دم نکل جائے گا۔ نہیں نکلا تو گھبرا کر خودکشی کر لوں گا۔

حیدر :- اسے یہاں روکنا مطلب اس پر ظلم کرنا ہے۔

محبوب :- اسے چھُٹّی دلانے کی کچھ ترکیب سوچنی چاہئے۔

پرویز :- ٹیلی گرام منگا، کسی رشتے دار کو مار ڈال۔

حیدر :- (غصّے سے) پرویز.... منہ بند کر..... تجھ کو شرم آنی چاہیئے۔

محبوب :- بولنے سے پہلے سوچا تو کر کہ کیا بول رہا ہے۔

حیدر :- جیسا سوچنے کا انداز ہے، ویسے خیال بھی آتے ہیں۔

پرویز :- یہ انڈیا نہیں ہے کہ بات بات پر casual leave لے لی یا چھُٹّی کر لی۔ کچھ نہیں بنا تو ہڑتال کر ڈالی۔ یہ سعودیہ ہے سعودیہ۔ یہاں ان کے کوئی جذبات نہیں۔ شادی کا بھی کہو تو چھُٹّی نہیں ملتی لیکن ہاں، موت.... موت کا لکھو تو.....ایک کام کر، مینا کو مار ڈال۔

دونوں :- (غصّے سے) پرویز۔

پرویز :- مُفت مشورہ دیا ہے، مانو تو ہیرا نہیں تو پتھّر۔

سدھارتھ :- ٹھیک، ٹھیک کہتا ہے۔ میں گھر سے ٹیلی گرام منگواتا ہوں۔ (لیٹر پیڈ اور پین لے کر لکھتا ہے۔) میں یہاں اب ٹوُٹ چکا ہوں۔ بیمار ہوں، گھبرا گیا ہوں، انڈیا آنا چاہتا ہوں۔ تم بس اپنی موت کا ایک ٹیلی گرام بھیج دو۔ اس میں لکھنا.....

(اندھیرا ہوتا ہے)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# سین نمبر-۷

(لائٹ آتی ہے۔ سدھارتھ محبوب اور حیدر کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ پرویز اپنے بیڈ پر بیٹھا ہے۔ عربی ٹیلی گرام لے کر داخل ہوتا ہے۔)

عربی :- سدھارتھ......یُور ٹیلی گرام۔

حیدر :- (سدھارتھ سے۔) پڑھ......عربی کے جانے سے پہلے ٹیلی گرام پڑھ۔

سدھارتھ :- میں نہیں پڑھ سکتا۔

عربی :- Any problem ?

حیدر :- Yes sir... No... no sir....

محبوب :- ابے سدھارتھ، ٹیلی گرام پڑھ کر رو.......

عربی :- O.K. I go....(عربی جانے لگتا ہے۔ پرویز سدھارتھ کے ہاتھ سے ٹیلی گرام لے کر پڑھتا ہے۔)

پرویز :- Meena dead... come immediately. Sir his wife dead. زَوجَہ خَلاَص۔ (روتا ہے۔)

عربی :- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونْ.

پرویز :- (روتے ہوئے۔) سدھارتھ، میرے بھائی، یہ کیا ہو گیا۔؟

حیدر :- صَبر کر سدھارتھ۔

محبوب :- اللہ بھابھی کو جنّت نصیب کرے۔

حیدر :- رومت سدھارتھ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- روتو میں رہا ہوں۔ تم لوگوں کو رونا آرہا ہے نا.....

دونوں :- ہاں۔ (روتے ہیں۔)

پرویز :- (سدھارتھ سے۔) عربی کھڑا ہے، رو۔ (عربی سے۔) Sir he shocked.

عربی :- لَا تَبقِی، لَاتَبقِی، کُلُّ نَفسٍ ذَائِقَۃُ المَوتُ.....لَا تَفکَر۔

You go India. I make all . اللہ کَرِیم No worry arrangement. لَا تَحزَنُ اللہ کَرِیم . Take this five hundred rial. (جیب سے پانچ سَو ریال نکال کر سدھارتھ کی طرف بڑھاتا ہے بیچ میں پرویز جلدی سے پیسے لے لیتا ہے۔) پرویز after one hour bring him airport..... انَا روَح ، اللہ کَرِیم ، اللہ کَرِیم .

(عربی چلا جاتا ہے۔ پرویز پانچ سَو ریال سدھارتھ کو پکڑا کر اپنے بیڈ پر چلا جاتا ہے۔ سدھارتھ جانے کی تیاری کرتا ہے۔)

حیدر :- سعودیہ واپس آنا۔

محبوب :- عربی exit-re-entry ویزا لگائے گا۔

حیدر :- چند دن تو اپنی بیوی بچّے کے ساتھ رہے گا تو تیرا دِل بہل جائے گا۔

محبوب :- پھر تو واپس لوٹ آنا......وعدہ کر۔

سدھارتھ :- واپس لوٹنا اب میرے لئے بہت مشکل ہے۔ میں جھُوٹا وعدہ نہیں کر سکتا۔ مَیں جا رہا ہوں لیکن تم لوگوں کے سر ایک ذمہّ داری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (پرویز کی طرف اشارہ کر کے۔) اس حرام زادے سے ولیم کا ایک ایک پیسہ واپس لینا، چھوڑنا نہیں۔

پرویز :- ابے جا، جا بزدل.... اِنڈیا جا کر اپنی بیوی کی گود میں بیٹھ ... اگر میں عربی کے سامنے روتا نہیں تو یہیں سڑنا پڑتا۔

سدھارتھ :- تیرے اس احسان کے بدلے، میں ولیم کے ساتھ کیا ہوا تیرا کمینہ پن نہیں بھول سکتا۔ (عربی داخل ہوتا ہے۔)

عربی :- پرویز I forgot......your k

پرویز :- (خط لے کر دیکھتا ہے پھر حیدر سے) میں نے ٹیلی گرام پڑھا، تم لوگ میرا خط پڑھو۔ (خط حیدر کو دیتا ہے پھر عربی سے۔) Sir I told you. .....room change. I no stay this room.

عربی :- O.K. You go William room. I go.....you bring him airport. (چلا جاتا ہے۔)

(حیدر پرویز کا خط پڑھتا ہے جو سری لنکا سے ولیم کی بیٹی نے بھیجا ہے۔)

حیدر :- پرویز اَنکل۔ سلام! ڈیڈی کے جمع کیے ہوئے پیسے آج ہی ہم کو ملے۔ پاکستان سے آپ کے دوست افضل اَنکل نے لا کر دیے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ حیدر اَنکل، محبوب اَنکل اور سدھارتھ اَنکل نے ہمارے لئے وہاں چندہ جمع کیا۔ ہماری طرف سے اُن کا بھی شکریہ ادا کرنا۔ آپ سب کتنے اچھے ہیں۔ اگر ہو سکے تو سری لنکا ضرور آیئے گا، نہیں تو فوٹو بھیج دیجئے گا۔ یہ خط ہم افضل اَنکل سے ہی لکھوا رہے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(سدھارتھ، محبوب اور حیدر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ پرویز اپنا سامان پیک کرتا ہے)

تینوں :- سوری پرویز.......

سدھارتھ :- پرویز..... تُو نے مجھے زندگی کا مقصد سمجھا دیا ہے۔ جینے کی ایک راہ ایک دِشا دکھائی ہے۔ تیری کھری کھری باتوں نے میری مردانگی کو جھنجھوڑ دیا ہے۔اب میری آنکھیں کھُل گئی ہیں۔ جذبات میں بہہ کر میں ایک غلط قدم اُٹھانے جا رہا تھا۔ آج میں ہمت ہار کر یہاں سے چلا جاؤں تو میرے کل کا کیا ہوگا؟ وہی در در کی ٹھوکریں، وہی بھوک مری، وہی لاچاری۔ میں تو برداشت کر لوں گا پر میری مینا اور بچّے کا کیا ہوگا؟ آج سے میں سچائی کا سامنا کروں گا۔ یہیں رہوں گا اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بہادروں کی طرح ہر مشکل کا سامنا کروں گا۔ الوداع، الوداع پرویز بھائی۔

پرویز :- (پرویز اپنا بیگ لے کر دروازے تک جاتا ہے پھر رک کر۔) ابے رو کر بول، رو کر۔ آج تک روتا رہا اور آج جب مجھ کو الوداع کہنے کی باری آئی تو ہنس کر بول رہا ہے۔

جب میں سعودیہ آیا تو ریگستان کی تپش میں پگھلنے کے بجائے پتھر کا بن گیا۔ پھر یہ آیا، محبوب.....ڈرا، ڈرا، سہما، سہما۔ اس نے مجھے توڑنے کی بہت کوشش کی لیکن نہیں ٹوٹا پرویز۔ پھر یہ آیا، حیدر، گھبرایا ہوا، آٹھوں پہر رونے والا۔ اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنبھالا ہی تھا کہ یہ آگیا، سدھارتھ۔ سب سے زیادہ بزدل، سب سے زیادہ کمزور۔ سالا عورت کا جنم لیتے لیتے غلطی سے مرد بن گیا۔

ارے یہاں ایک ہی جگر والا تھا، ولیم، مر گیا۔ میری طرح وہ بھی اپنے آنسو اپنے گھر چھوڑ آیا تھا۔ مَیں اب یہاں نہیں رہوں گا...... دوسرے روم میں بہادروں کے ساتھ رہوں گا لیکن دیکھ رہا ہوں اب تم لوگ بھی بہادر ہو گئے ہو۔ تم میں بھی ہمت آگئی ہے۔ اس لئے سوچتا ہوں...... یہیں رُک جاؤں۔

سدھارتھ :- ارے پرویز یہیں رہے گا۔

محبوب :- سچ.... تو ہم کو چھوڑ کر نہیں جائے گا...... یہیں رہے گا؟

پرویز :- ہاں......

حیدر :- کب تک ؟ کتنے دِن ؟

پرویز :- ایک دن، دو دن، مہینہ، سال، دس سال۔ اُس وقت تک یہاں رہوں گا جب تک تم لوگ ٹوٹو گے نہیں۔ جس دن تم ٹوٹے، اُس دن پرویز چلا۔

سدھارتھ :- اب ہم کبھی نہیں ٹوٹیں گے کیوں کہ ہمارے ساتھ پرویز رہے گا۔

پرویز :- پرویز یہاں ضرور رہے گا لیکن اب تو یہاں نہیں رہے گا۔

سدھارتھ :- کیوں پرویز...... ؟ سچ کہتا ہوں اب مَیں یہاں کبھی نہیں روؤں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرویز :- اب تو چھٹی جائے گا۔

سدھارتھ :- نہیں ، مجھے چھٹی بھی نہیں جانا ہے۔ میں یہیں رہ کر پیسے کماؤں گا۔

پرویز :- تو چھٹی ضرور جائے گا۔ یہاں چھٹی قسمت والوں کو ملتی ہے۔ تو بڑا قسمت والا ہے۔ چھٹی جا، دس ، پندرہ دن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہ پھر واپس آجانا۔ چل تیار ہو جا، ہم سب تجھ کو ایئر پورٹ چھوڑنے چلتے ہیں۔ عربی انتظار کر رہا ہوگا۔

(سب خوشی خوشی سدھارتھ کا سامان پیک کرتے ہیں۔ سدھارتھ سامان لے کر دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔ سب اُس کے پیچھے ہیں۔ دروازے کے قریب freeze ۔ پھر سدھارتھ slow motion میں دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔ حیدر ، محبوب اور پرویز slow motion میں ہاتھ ہلا کر اسے الوداع کہتے ہیں۔ سدھارتھ بھی دروازہ پر پلٹ کر سلام رخصت کرتا ہوا باہر نکل کر دروازہ بند کرتا ہے۔ ہوائی جہاز کے take off کا sound effect)

(پردہ گرتا ہے۔)

چل اڑ جا رے پنچھی     آفتاب حسنین

☆ عصر حاضر کے ڈرامہ نگاروں میں جو نام سب سے پہلے ذہن میں آتا ہے وہ نام ہے ـــــ آفتاب حسنین۔ متعدد یک بابی اور فل لینتھ ڈرامے لکھ چکے ہیں۔ بچوں کے ادب میں بھی بہت کچھ لکھا ہے ـــــ جس کی ایک طویل فہرست ہے۔ ڈرامہ نگاری ہو یا بچوں کا ادب، آفتاب حسنین کا اپنا ایک الگ انداز ہے اور اسی منفرد انداز نے انہیں ایک نمایاں مقام عطا کیا ہے جس کا ثبوت ہیں مختلف ایوارڈس۔ مثلاً:

- مہاراشٹر راجیہ پرسکار ۱۹۷۴ء
- بہار اسٹیٹ اردو اکادمی ایوارڈ ۱۹۷۸ء
- سندِ اقبالیہ (لکھنؤ) ۱۹۷۹ء
- ساہتیہ کلا پریشد ایوارڈ (نئی دہلی) ۱۹۹۰ء

قابل ذکر بات یہ ہے کہ آفتاب حسنین کے تمام ڈرامے طبع زاد ہیں۔ ان کی اپنی تخلیق ہیں اور اسی لیے ان کی تحریروں پر کسی اور ڈرامہ نگار کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ یکمیل پبلی کیشنز کے لیے ان کی کتاب شائع کرنا باعثِ فخر و عزت ہے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی یکمیل پبلی کیشنز ان کے دیگر فل لینتھ ڈرامے، 'یہاں امینہ بکتی ہے' اور 'روشنی' وغیرہ شائع کر کے اردو ادب کو معیاری اور اوریجنل ڈراموں سے مالامال کرے گا۔

مظہر سلیم
ناشر